انك لعلى خلق عظيم
موسوم بہ
حصہ اول
واقع شہر لکھنؤ میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین آٹھوین مئی سنہ ۱۸۸۱ عیسوی مین نواب گنج ضلع پورنیہ سے ایک مہینے کی رخصت لیکر بمقام آرہ ضلع شاہ آباد گیا مین نے اپنے بڑے لڑکے کو جسکا سن سات یا آٹھہ برس کا ہے پڑھنے لکھنے کی طرف بہت مائل پایا ہر وقت کتاب ہاتھہ مین سبق یاد قلمدان کی تیاری کاغذ کا اہتمام دیکھا ایکدن وہ دالان مین بیٹھے ہوے کچھہ لکھہ رہے تھے مین نے پوچھا خواجہ سید محمد محی الدین حسین صاحب آپ کیا لکھہ رہے ہین جواب دیا کہ ابا جان آپ کا نام لکھہ رہا ہون مینے کہا تم ہمارا نام لکھہ سکتے ہو فرمایا کہ جی ہان لکھہ سکتا ہون پوچھا کیا نام لکھا ہے کہنے لگے خواجہ سید محمد فخر الدین حسین

صاحب منصف جب وہ کتاب لائے تو دیکھا کہ فی الحقیقت نام میرا آپ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھون سے اونھین لفظون کے ساتھ لکھا تھا اب ہمسے اور اون سے جو باتین ہوئین وہ یہ ہین حسن عبارت کے پہلے لفظ فقیر ہے وہ تقریر میری ہے اور حسن مضمون کے پہلے خواجہ صاحب لکھا گیا ہے وہ میرے لڑکے کی پیاری باتین ہین فقیر بیٹے واہ شاباش تم تو خوب لکھتے ہو ہمارا نام اس طرحسے لکھنا تمھین کسنے بتایا خواجہ صاحب بڑے ماموں مرزا محمد ولی صاحب نے سکھلایا فقیر بھلا تم اپنے دادا جان کا نام بھی جانتے ہو خواجہ صاحب جی ہان جانتا ہون فقیر کیا نام ہے خواجہ صاحب دادا جان کا نام جو لکھنؤ مین رہتے ہین جناب خواجہ سید محمد جلال الدین حسین صاحب ہے اور لوگ اونکو حضرت صاحب کہتے ہین فقیر واہ صاحب ماشاء اللہ آپ بہت باتمیز مودب آدمی ہین بھلا یہ تو فرمائیے کہ آپ نے ہمارے نام کے ساتھ منصف کیون لکھا ہے یہ تو ہمارا نام نہین ہے خواجہ صاحب یہ نام نہین ہے تو پھر کیا ہے فقیر یہ تو ہماری نوکری کا نام ہے جیسے تمھارے نانا کا نام اونکا میرزا محمد صدیق صاحب تھا اور نوکری اونکی صدر اعلائی تھی خواجہ صاحب

کیا نانا منصف نہ تھے **فقیر** ہان پہلے وہ بھی منصف تھے پھر
صدر اعلی ہوئے **خواجہ صاحب** آپ جب صدر اعلی ہو جاینگے
تو ہمارا بیاہ خوب دہوم سے کر دیجیگا **فقیر** باباجان آپ کا بیاہ ہمارے
صدر اعلی ہونے سے نہین ہو سکتا آپ کی شادی انشاء اللہ تعالے
جب ہوگی کہ جب آپ خوب پڑھکر ہوشیار ہو جاینگے **خواجہ صاحب**
جب ہم پڑھ لینگے تو ہم بھی نوکر ہو جاینگے **فقیر** ہان جب تم پڑھ چکوگے
تو تم اچھے اور پیارے بیٹے ہو جاؤگے اور سرکار سے بہت بڑی نوکری
پاؤگے **خواجہ صاحب** سرکار کہان ہین ہمکو سرکار کے پاس لیچلیے
فقیر ہماری سرکار **ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا** خدا اونکی سلطنت
کو ہمیشہ قائم اور اونکو سلامت رکھے یہان سے بہت دور اپنے ملک
مین تشریف رکھتی ہین تمھاری مجال نہین کہ تم ابھی وہان تک
جا سکو **خواجہ صاحب** اچھا ہمکو ریل پر کلکتے لیچلیے **فقیر** ہان
لے چلینگے **خواجہ صاحب** ابا جان پرسون ہمنے ایک چڑیا
پکڑی تھی تو ماموں جان نے ہمکو مارا تھا اور کہا تھا کہ یہ بری
بات ہے آپ ہمکو بتا دیجیے کہ بری باتین کون سی ہین اور اچھی
باتین کیا ہین **فقیر** باباجان خدا تمھاری عمر دراز کرے اور تمکو بد
نظر سے بچائے تمنے یہ بات ایسی پوچھی ہے جسکو تم ابھی اچھی طرح

سمجھ نسکو گے اور نہ یہ باتین آسان ہین کہ مین تمکو ابھی بتا دون
تم پڑھو گے تو تمکو اچھی اور بُری باتین خود معلوم ہو تی جائین گی
اور ہم اچھی اور بُری باتون کی بھلائی اور بُرائی لکھکر تمھارے لیے
ایک کتاب تیار کر دین گے تم اگر اوسکو پڑھو گے اور اون باتون کو
سمجھکر عمل کرو گے تو تم بہت نیک صفات عاقل اور امیر آدمی ہو جاؤ گے
خواجہ صاحب آپ وہ کتاب لکھکر ہمکو کب دیجیے گا فقیر جب ہم
پھر رخصت لیکر تمھارے دیکھنے کو آئین گے تو وہ کتاب تمکو دینگے تم
خوب محنت کرکے پڑھو کہ اوس کتاب کو جلد پڑھ سکو خواجہ صاحب
ابا جان ہمکو بھی اپنے ساتھ پورینہ لیچلیے ہم آپ ہی کے ساتھ پڑھینگے
فقیر بابا تم ہمارے ساتھ پورینہ جاکر پریشان ہوگے ہم ایسے ویرانے
اور جنگل مین ہین کہ ہمکو روٹی بھی بڑی مشکل سے میسر آتی ہے
ٹٹیون کے بہت چھوٹے چھوٹے گھر ہین کوہین شیر کا ہر وقت خوف
رہتا ہے سب سے زیادہ خرابی یہ ہے کہ آدمی اوس ملک مین جاتے ہی
بیمار ہو جاتا ہے جب ہماری بدلی اوس خراب مقام سے کسی اچھے ضلع
اور شہر مین ہو جائیگی تو تم ہمارے ساتھ رہنا ابھی تم اپنے اوستاد سے
پڑھے جاؤ ہم تھوڑے دن کے بعد تمکو اسکول مین داخل کر دین گے
خواجہ صاحب جیسے ہمارے بڑے ماموں اور منجھلے ماموں انگریزی

پڑھتے ہین اوسی طرح ہم بھی پڑھا کرینگے فقیر ہان اوسی طرح پڑھنا
خواجہ صاحب منجھلے ماموں پاس تو سونیکی کتابین ہین فقیر وہ
اونکو سرکار سے انعام مین ملی ہین خواجہ صاحب منجھلے ماموں
سرکار کے نوکر ہین فقیر وہ ابھی نوکر نہین ہوے ہین انگریزی خوب دل لگا کر
پڑھتے ہین اس لیے اونکو انعام ملتا ہے تم بھی اگر خوب محنت کر کے
انگریزی پڑھو گے تو تمکو بھی ایسی ہی اچھی اچھی کتابین انعام ملا کرینگی
خواجہ صاحب اچھا ابّا جان اب ہم پڑھنے جلتے ہین فقیر بہت خوب
تشریف لیجایئے الغرض وہ اوستاد کے پاس پڑھنے گئے اور
مجھکو اوسی وقت سے خیال ہوا کہ اس سعید ازلی سلمہ اللہ تعالی کی
خواہش کے موافق ایک کتاب ایسی لکھوں جسمین باتین اور خیالات
عمدہ ہون اور وہ باتین بکار آمد بھی ہون تا کہ وہ کتاب اونکے کچھ
کام آئے اور جو شخص دیکھے یا جو لڑکا پڑھے وہ اوس سے نفع اوٹھائے
الحمد للہ کہ حصہ اوّل اس کتاب کا تھوڑے دنون مین تیار ہو گیا اور نام
اس کتاب کا تہذیب النفوس رکھا گیا اسی طرح سے آہستہ
آہستہ کئی حصے تیار ہو جائینگے اور علیحدہ علیحدہ معرض طبع مین
در آئینگے عبارت اسکی بہت صاف اور سہل لکھی گئی ہے کہ سبکی
سمجھ مین آئے اور مختصر بھی ہے کہ پڑھنے والونکا جی بھی نہ گھبرائے
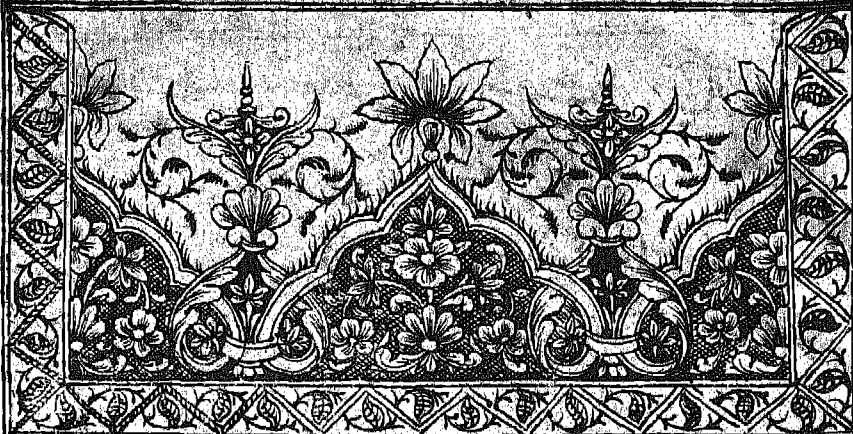
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

سُبحَانَکَ لَا عِلمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمتَنَا اِنَّکَ اَنتَ العَلِیمُ الحَکِیمُ
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَلکَرِیمِ

اے فرزند عزیز جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی نے جسقدر فضیلتین انسان
مین پیدا کی ہین وہ سب مانند اعضا کی ضروری ہین اگر اونمین کہین
کہین کوئی نقصان یا عیب ہے تو اوسکو بھی مثل نقصان اعضای بدن
کے سمجھنا چاہیے فرق اسی قدر ہے کہ جسکے بدن مین کچھہ نقصان
ہوتا ہے وہ اپنے عیب سے اقرار کرتا ہے اور جسکے نفس یعنی ذات
مین برائیان ہوتی ہین وہ اپنی برائیون کا اقرار نہین کرتا لیکن عقلمند
کی نظر مین جیسے لنگڑا لولا اندھا بہرا ظاہر مین ذلیل اور خوار معلوم
ہوتا ہی ویسا ہی بری خصلت کا آدمی بھی ذلیل اور حقیر ہوتا ہی جسطرح سے مرض

بدن کے واسطے ہین اوسی طرح نفس کیواسطے بھی ہین اگر نفس کے امراض اور اونکے علاج اس مین تحریر کیئے جائین تو یہ کتاب بہت طول ہوجائے اس لیے ہم مختصر طور پر وہ سب باتین اس کتاب مین لکھتے ہین جو اس وقت سے کہ عمر تمھاری سات برس کی ہے تمکو اپنی آخر زندگی تک کرنی چاہیین جنکے سبب سے آدمی ظاہر اور باطن کے عیبون سے پاک ہوکر دانشمند اور لائق تعریف کے ہوجاتا ہے تم اس کتاب کو پڑھو اور موافق لکھنے کے عمل کرو خدا تمکو توفیق دے

زندگی

سات روز دنیا مین آدمی کی زندگی کے ہین فارسی مین اونکا نام یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چارشنبہ پنجشنبہ جمعہ شنبہ ہے انگریزی مین سنڈے منڈے ٹیوزڈے وڈنسڈے تھرسڈے فرایڈے سٹرڈے ہندی مین آتوار سنیار منگل بدھ بیہپے سکر سنیچر اور دیسی زبان مین اتوار پیر منگل بدھ جمعرات جمعہ ہفتہ انکو بولتے ہین اسی طرح سے ہر ملک اور ہر زبان مین ان کے نام علحدہ ہین سمجھ لو کہ انھین سات روز مین آدمی کو پیدا ہونا پرورش پانا دین اور دنیا دونون کا کام کرنا اور انھین دنون مین سے آخر ایکدن مر جاتا ہے اگلے زمانے مین آدمی کی عمر ہزار برس تک ہوتی تھی اس زمانہ مین

سو برس تک انتہاے زندگی ہے لیکن طالب علم کو ہمیشہ یہی خیال کرنا چاہیے کہ مین ہزار برس جیون گا اور یہ خیال نہایت درست ہے ہزار برس کیا بلکہ تا بقاے عالم وہ زندہ رہ سکتے ہین کیونکہ عالم اور دانشمند اپنی تھوڑی ہی سی زندگی کو ایسے ایسے عمدہ کامون مین صرف کرتے ہین جسکے سبب سے اونکو اپنی زندگی کا مزا ملتا ہے اور بعد مرنے کے نام نیک اونکا قیامت تک دنیا مین رہ جاتا ہے لیکن یہ بات اونھین لوگون سے ہو سکتی ہے جنکو خدا نے عقل اور علم کے زیور سے آراستہ کیا ہے اور ہمت بھی بلند دی ہے

عقل

یہ ایک ایسا جوہر لطیف ہے کہ خدا نے اپنی مخلوق مین اس سے بہتر کوئی چیز نہین پیدا کی یہ عمدہ اور لطیف چیز ہر آدمی کو موافق اوسکے حوصلے کے عنایت ہوئی ہے اور اوس جوہر یعنی عقل کو یہ قدرت بھی بخشی گئی ہے کہ وہ خود اپنی قوت سے جہان تک چاہے ترقی کر سکے ساتھ اس قدرت اور طاقت کے اوسکو آدمی کے دماغ مین اس طرح جگہہ دی ہے جیسے نظر کو آنکھ مین یا گویائی کو زبان مین یا نور معرفت کو دل مین پھر اوس جوہر عقل کو اگر چراغ راہ ہدایت کہیے تو بجا ہے اور شمع بزم معرفت سمجھیے تو روا ہے

عقل ایک بادشاہ ہی کہ تمام حواس ظاہری یعنی لامسہ ذائقہ شامئہ سامعہ
باصرہ اور تمام حواس باطنی یعنی حس مشترک خیال حافظہ واہمہ متخیلہ اور تمام
جسم اور اوسکی حرکات اور سکنات پر قادر ہی سب عقل کی زیر حکومت ہین
اور وہ سب پر کار فرما ہے یہ بات ذرا مشکل ہی شاید تمھاری سمجھ مین
نہ آئی ہوگی اچھا تم یون خیال کرلو کہ آدمی کا دل بادشاہ ہی اور عقل اوسکی
وزیر ہے اور ایسی صاحب تدبیر ہے کہ بغیر اوسکی صلاح کے آدمی کا
کوئی کام نہین بنتا پس جب ایسی ایک عمدہ چیز یعنی عقل تمکو خدا نی
عنایت کی ہے اور اوسکو یہ بھی صلاحیت دی ہے کہ اگر تم
اوسکی مدد کرو تو وہ اپنی ترقی کرکے ہر وقت تمھاری معین اور
مددگار رہے تو مناسب ہے کہ عقل کی ترقی مین بدل کوشش
کرو لیکن یاد رکھو کہ ترقی عقل کی بغیر مدد ہمت بلند کے نہین ہوسکتی

ہمت

تم ابھی لڑکے ہو اپنی عقل کو بھی ایک چھوٹا سا بچہ فرض کرلو اور
سمجھو کہ عقل کو جو پالتی ہے اور پرورش کرتی ہے پروان چڑھاتی
ہے اوسکا نام ہمت ہے دیکھو تمھاری اتالیق مین اگر تمھاری
خدمت مین کچھ کمی کرتی تھی تو تم کیسی کیسی ضد کرکے اوس سے
کام لیتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ تمھاری اتا تمھاری بات

نہین مانتی تھی لیکن وہ جسکی تابعدار تھی اوسکی تاکید سے تمھاری
خدمت مین موجود ہوجاتی تھی یہ بہت مناسب مثال تمھاری
اور تمھاری عقل اور تمھاری ہمت کی ہے کیونکہ ہمت تمھارے اختیار
مین ہے اور عقل کی ترقی تمکو منظور ہے پس اگر کسی وقت ہمت تمھاری
کمی کریگی تو بے شبہہ عقل تمھاری ہمت سے کام لینا چاہیگی لیکن چونکہ
ابھی تمھاری عقل کو اسقدر قوت نہین ہے کہ ہمت کو اپنا تابعدار
بنا سکے اسلیے چاہیے کہ تم اپنی ہمت کو بڑھائے رکھو اور اوسکے
ذریعے سے عقل کو ترقی دو ایک کام تمھاری ہمت کا یہ ہے کہ تم

صبح کو سویرے اوٹھو

او پر پڑھ چکے ہو کہ انسان کی زندگی بہت تھوڑی سی ہے پھر اس
تھوڑی سی زندگی کو بھی اگر انسان مفت برباد کرے تو اوسکو
دنیا سے کیا نفع ہوا آدمی کو زندگی سے یہی حاصل ہے کہ دنیا یا
دین کا کچھہ کام کرے آدمی جسقدر زیادہ سوتا ہے وہ وقت اوسکا
ضائع ہوتا ہے گویا اوس قدر زندگی اوسکی گھٹ جاتی ہے تم
اگر رات کو دیر کرکے سوؤگے تو بیشک دیر مین اوٹھوگے اور جب
دیر مین سو کر اوٹھوگے تو بے شبہہ سارے دن کا کام خراب کروگے
حکیمون کا قول ہے کہ جو شخص صبح کو دیر مین اوٹھتا ہے وہ سارے

دن مین کیا بلکہ دو گھڑی رات تک بھی اپنا کام انجام نہین کر سکتا
ڈین سوفٹ حکیم کا قول ہے کہ جو لوگ آفتاب نکلنے کیوقت
تک پلنگ پر اپنڈا کرتے ہین اونمین سے ہزار مین شاید ایک
ایسا نکلیگا جو کچھہ نام پیدا کرے یا کوئی کام اوس سے پورا ہو بلکہ
نہ نکلے گا ڈاکٹر ڈاوٹر اپنے شاگردون سے کہا کرتا تھا کہ آدھی رات
سے پہلے ایک گھنٹہ کا سونا نصف شب کے بعد کے دو گھنٹون
کے برابر ہے پس تم اپنا یہ قاعدہ مقرر کر لو کہ ہمیشہ دس بجے
شبکو سویا کرو اور پانچ بجے اوٹھا کرو اگر کہو عادت نہین ہے
تو اسکی عادت ڈالو خود بھی کوشش کرو اور آدمیون سے بھی تاکید
کر دو کہ صبح کے پانچ بجے اوٹھاوین بعض نے اپنا حال یون لکھا ہے
کہ بچپنے مین مجھکو سونے کا بہت شوق تھا اور میری اوقات عزیز
بہت خراب ہوتی تھی مین نے اپنے خدمتگار کو کہہ رکھا تھا کہ
جتنی مرتبہ تو مجھکو صبح کے پانچ بجے اوٹھاویگا تو ہر مرتبہ مین ایک
روپیہ تجھکو دونگا دوسرے دن اوسنے مجھکو جگایا مگر مجھکو
نہ اوٹھا سکا کیونکہ نیند مین مین اوسپر بہت خفا ہوا اور وہ میری
خفگی سے ڈر گیا پھر جب مین اوٹھا تو مجھکو بڑی ندامت ہوئی تیسرے
دن بھی ایسا ہی ہوا آخر مین نے اوس سے کہا کہ تو میرے خفا

ہونے کا خیال تک اور اوس وقت کی دھمکیون کو خاطر مین نہ لا
چپ تھے روز اوسنے ایسا ہی کیا اور مجھکو اوٹھا بٹھایا پھر تو وہ روز
اوٹھانے لگا اور ایک روپیہ روز پانے لگا اسی طرح رفتہ رفتہ مجھکو
سویرے اوٹھنے کی عادت ہوگئی اور مجھکو اپنی زندگی سے بہت نفع
ہوا مین بڑے تجربے سے کہتا ہون کہ جن لڑکون کو صبح
سویرے اوٹھنے کی عادت ہے وہ بڑی عمر کو پہونچتے ہین
اپنے وقت مین بہت مشہور ہوتے ہین عمدہ اور اعلے کام اونسے
ہوتے ہین اور اپنی زندگی کو نہایت آرام اور خوشی کیساتھ بسر کرتے ہین

ادب

یہ ایک عمدہ صفت انسان کی ہے جس سے انسان ہر دل عزیز ہو
دونون جہان کے اعلے مرتبون پر پہونچ جاتا ہے پہلا کام تمہارا
یہ ہے کہ تم ادب سیکھو اور بزرگون کی تعظیم کرو تمہارے مان باپ
اوستاد مرشد اور جو تم سے عمر مین بڑے ہین وہ تمہارے بزرگ
ہین اونکی تعظیم تمپر واجب ہے آدب یہ ہے کہ جب تم صبح کو اوٹھو
تو بعد نماز صبح اپنے بزرگون کو یا جب کسی سے ملاقات ہو تو اوسکو
سلام کرو کسی سے غصہ ہوکر بات نہ کرو بات ادب اور تمیز سے کرو
کسی سے [illegible] یا [illegible] بات کرے تو وقت اوسکے [illegible]

کوئی فحش کلمہ نہ بولو نہ لکھو بزرگ تمہارے اگر کھڑے ہون تو تم
تم بھی اونکے ساتھ کھڑے ہوجاؤ راہ مین اونکی آگے نہ چلو تمکو اگر
کوئی سلام کرے تو سلام کا جواب مخاطب ہوکر دو سلام کے جواب مین
صرف گردن ہلاکر نہ جاؤ کہ یہ تکبر کی نشانی ہے اور ہاتھ سے
کھی سی بھی نہ اوڑادو کہ بدتمیزی ہے بلکہ جواب سلام کا زبانی
دو جب تم ادب سے واقف ہوے تو دوسرا کام تمہارا اصل جو
ہے وہ یہ ہے کہ تم علم حاصل کرو

علم

علم کے معنی ہین جاننا اور سمجھنا ایک چیز کا جسکو پہلے نہین جانتے
تھے علم اور فضل ایسی دولت لازوال ہے کہ جسکو خود بھی پائداری
ہے اور اوسکے ذریعے سے جملہ امور دینی ہون خواہ دنیوی سبکو
ترقی اور مضبوطی حاصل ہوتی ہے علم ایک ایسا بڑا وسیلہ ترقی کا ہے
کہ جس سے خدا بھی ملتا ہے اور خدا کی نعمتون کا مزا بھی ملتا ہے
دنیا مین جس قوم یا شخص کو ترقی حاصل ہوئی ہے علم ہی کے
ذریعے سے ہوئی ہے پس معلوم ہوا کہ علم تمام خوبیون اور عمدہ
کامون کی اصل ہے اور جتنے امور دین اور دنیا کے ہین وہ سب
اسکے فرع مین داخل ہین اسی لیے سلف سے یہ دستور ہے

کہ ابتداے عمر مین انسان سے اسی دولت لازوال کی تحصیل کراتے ہین اور باقی کام جو انسان کے ہین وہ سب علم کی تحصیل کے بعد سمجھے گئے ہین لازم ہے کہ علم کی تحصیل سے ایک دم غافل نہ ہو اور اوسکے حاصل کرنے مین دل وجان سے کوشش کرو تمکو اپنے دین کے علوم مین علم فقہہ علم تفسیر علم حدیث علم عقاید مع اصول پڑہنا ضرور چاہیے علم ادب مین منطق علم اخلاق علم تاریخ اور زبان دانی مین انشاپردازی اردو انگریزی عربی علم حکمت مین ریاضی اور طبیعیات ریاضی مین ہندسہ حساب جبر مقابلہ طبیعیات مین طبابت ہیئت علم حرکت وہوا وآب وعلم حیوانات وجمادات ونباتات وغیرہ پڑھنا چاہیے سواے دینیات کے اور علوم انگریزی مین حاصل کرنے لازم ہین جب تم علم سے اور اوسکی خوبیون سے واقف ہوے تو سناسب ہے کہ تم اسطرح پڑھو

پڑھنا

جب تمھارے پڑھنے کا وقت آئے تو جلد اوستاد کی خدمت مین حاضر ہو اور تعظیم کے ساتھہ سلام کرو ادب سے اپنی جگہہ بیٹھو سب چیزین اپنے پڑھنے لکھنے کی سلیقے سی رکھو سبق کا وقت آئے تو سبق خوب سمجھہ کر پڑھو اور اوسکو خوب یاد رکھو جبتک اسکول یا مکتب

مین رہو سوا ے پڑھنے لکھنے کے اور کسی طرف خیال نکرو بغیر اجازت اوستاد کے اپنی جگہہ سے نہ اوٹھو سبق رات کو خوب یاد ہوتا ہے سویرے کھانا کھا کے سو رہو دو بجے رات کو اوٹھکر صبح تک سبق یاد کرو کہ اوس وقت کا یاد کیا ہوا شاید کبھی نہ بھولوگے باقی قاعدے پڑھنے کے تمکو اسکول مین خود معلوم ہوجائینگے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے

لکھنا

ہندوستانی یا انگریزی عربی خواہ فارسی ایسا لکھو کہ صاف اور جلد پڑھا جاے لکھنے کے وقت سطر سیدھی رہے حروف پورے اور جلد لکھو عربی یا فارسی ایسے قلم سے لکھو جسکا قط ترچھا ہو انگریزی لکھنے کی عادت پر کے قلم سے رکھو کہ حروف عمدہ نکلین اور جلد لکھا جاے جب تم دل لگا کر پڑھتے ہو تو تمکو چھٹی کیوقت کھیلنا بھی چاہیئے

کھیلنا

موقع موقع سے کھیلنا بھی نفع سے خالی نہین جب تمکو چھٹی ملے تو گیند سے خوب کھیلو کہ تمھارے ہاتھہ پانون مین قوت آئے اور کھانا خوب ہضم ہو لیکن بازاری چھوکرون سے نہ کھیلو کہ اونکے ساتھہ کھیلنا برا ہے اور گنجفہ چوسر شطرنج سے بھی بچے رہو کہ یہ جوا سے

والدین کی تعظیم

ادب کے بیان مین پڑھ چکے ہو کہ سب سے زیادہ بزرگ تمھارے
ماں باپ ہین لیکن اس جگہہ پھر سمجھہ لو کہ والدین کی فرمان برداری
ہر انسان پر فرض ہے جب تک تمھارے ماں باپ زندہ رہین
اونکے خلاف مرضی کوئی کام نکرو اپنے ارام کے واسطے اونکو
تکلیف ندو اونکی خدمت جسطرح تمسے ہو سکے بجالاؤ اور اپنی سعادت سمجھو

سچ بولو

آدمی بالطبع سچ بولنے کی طرف مائل ہے اور یہ عادت اوسکی
پیدایش مین خدا نے دی ہے ہر آدمی کو سچ ہی بولنا چاہیے
لازم ہے کہ تم بھی ہر بات سچ بولا کرو کسی وجہ سے جھوٹھ بولنے
کا خیال بھی دل مین نہ لاؤ اور جہان تک ہو سکے اپنے وعدہ
کے خلاف نکرو آدمی جھوٹھ دو سبب سے بولتا ہے یا سزا کی
خوف سے یا نفع کے خیال سے پہلا تو جھوٹا ادر نام دیتا ہے اور
دوسرا جھوٹا اور پست ہمت ہے تھوڑے دن ہوے کہ فرانس
مین ایک لڑکا جسکی تیرہ برس کی عمر تھی عین لڑائی کے وقت گرفتار
ہو گیا اوسکی نسبت حکم ہوا کہ فوراً گولی مار دی جاے اوس لڑکے
نے ایک گھڑی چاندی کی جیب سے نکال کر نپولین کی فوج کے

کپتان سے عرض کی کہ ای صاحب یہ گھڑی میرے ایک دوست کی امانت ہے مجھے اجازت دیجیے کہ مین یہ گھڑی اپنے دوست کو دے آؤن کپتان نے کہا مین سمجھتا ہون کہ تو اسی بہانہ سے بھاگا چاہتا ہے اوس جوانمرد سچے لڑکے نے کہا مین آپ سے وعدہ کرتا ہون اور اپنی عزت کی قسم کھاتا ہون کہ گھڑی دیکر مین ابھی آؤنگا کپتان نے اوسے اجازت دی لڑکا دس منٹ کے بعد واپس آیا اور کپتان کے سامنے ایک درخت سے سر لگا کر بولا کہ لو مین آگیا فیر کرد کپتان نے اوس لڑکے کی راستی اور عالی ہمتی دیکھ کر اوسکی جان بخشی کی دیکھو اوس لڑکے نے مرنیکو گوارا کیا لیکن جھوٹھ سے اپنی آبرو کو بچایا اور وعدے کو پورا کیا خیال رکھو کہ کوئی بات جھوٹھ زبان سے نہ نکلنے پائی کیونکہ جھوٹھ بولنا بڑی بےعزتی اور بڑی بےآبروئی کی بات ہے

ملاقات

عالم حکیم اور تجربہ کار لوگون سے ملاقات پیدا کرو اونکی خدمت مین جاؤ کہ لطف زندگی پاؤگے جاہل اور بدوضع لوگونکی صحبت سے بچو اونکے پاس جاؤ نہ اپنے پاس بلاؤ کہ پہلی ذلت آخر کو ندامت اوٹھاؤگے لوگون کی ملاقات کو زیادہ نہ جاؤ کہ توقیر تمھاری کم

ہوجائیگی بغیرض اور کم ملاقات کرو کہ محبت زیادہ ہو جسکے گھر جاؤ تو
نہ بیٹھو اور بہت نہ بولو کہ صاحب خانہ پر جبر ہوگا اور جو شخص
تمھاری ملاقات کو آئے تو اوسکے ساتھہ تعظیم اور اخلاق سے
پیش آؤ کہ وہ تم سے ناخوش نہو اگر کوئی عالم یا حاکم تمھارے گھر
مین تشریف لائے تو آنیکی خبر سنکر اپنی جگہہ سے دور تک جاؤ اور
بہ تعظیم تمام ہمراہ اپنے لے آؤ اسکو استقبال کہتے ہین اور جب وہ رخصت
ہو تو اوسکو اپنی جگہہ سے دور تک پہونچاؤ اسکو مشایعت کہتے ہین
عالم کی قدر اور عزت دولتمند سے زیادہ ہے کیونکہ علم جوہر ذاتی اور
دولت علم کی لازوال ہے ہمیشہ آدمی کے ساتھہ ہے اور دولت کو بقا نہین

انگریزون کی ملاقات

یورپین لوگون کی ملاقات بذریعہ ٹکٹ کے کیا کرو کہ یہ اونکے
تکلفات اور اداب مین داخل ہے جن صاحب کی ملاقات کو جاؤ
پہلے اپنے نام کا ٹکٹ بہیجو جسپر تمھارا نام انگریزی مین لکھا ہوا ہے
اگر وہ ٹکٹ تمھارا رکھہ لیا جاوے تو ضرور ہے کہ ملاقات ہو اور شاید
کسی سبب سے اوس وقت ملاقات نہو تو ٹکٹ رکھہ لینے کے
یہی معنی ہین کہ ملاقات ہوگئی اور یہ بڑے تکلف کی بات ہے لیکن ہندوستان
کے اکثر لوگ اسکو نہین سمجھتے ہمکلام ہونے ہی کو ملاقات جانتے ہین

اور بغیر ملاقات کے پھر آنے کو بیعزتی سمجھتے ہین حالانکہ کوئی بیعزتی کی
بات نہین ہے ہر شخص عاقل اپنے وقت کو عزیز رکھتا ہے اور
اپنے وقت کے ضائع ہونے کا اوسکو نہایت افسوس ہوتا ہے
خصوصًا اون لوگون کو جو دور سے اپنا وطن چھوڑکر نوکری کرنے آتے
ہین اکثر دیکھا ہے کہ ہندوستانی صاحب لوگون کی ملاقات مین بہت
اصرار کرتے ہین اور ایسا تنگ کرتے ہین کہ آخر اونکو بداخلاقی کرنی
ہوتی ہے اور خود شرمندہ ہوکر پھر آتے ہین **ایک دن** مین
ایک صاحب کی ملاقات کو گیا صاحب نے مہربانی سے بولایا دوچار ہی
باتین ہوئین تھین کہ چپراسی نے زبانی عرض کی کہ فلان بابو صاحب
بھی حاضر ہین صاحب نے فرمایا کہ اس وقت فرصت نہین ہے
تھوڑی دیر کے بعد پھر اوسنے آکر عرض کی کہ بابو صاحب کہتے
ہین کہ اس وقت ضرورت ہے اور ہم ابھی گانون پر سے چلے
آتے ہین یہ سنکے صاحب کو کچھ غصہ آیا لیکن اپنے اخلاق سے
پھر بھی فرمایا کہ آج ہم ملاقات نہین کرسکتے اسپر بھی اونکو چین
نہوا پھر اونھون نے کسی طرح سے چپراسی کو بھیجا اوس کم بخت چپراسی
کی شامت آئی اوس نے پھر آکر التماس کیا کہ بابو صاحب
کہتے ہین کہ پھر کسدن ہم حاضر ہون اس بات پر تو صاحب کا منہ

غصہ سے سرخ ہو گیا لیکن نہایت مترحم اور متحمل تعلیم یافتہ تھے ضبط کر کے چپراسی سے اسی قدر فرمایا کہ تو سامنے سے چلا جاوہ چپراسی مارے خوف کے شاید پھر بابو صاحب کے پاس نہین گیا اور یہان اس بے لطفی کے ساتھ تھوڑی دیر تک ملاقات رہی جب مین غصت ہو کر باہر آیا تو دیکھا کہ صاحب کی جوڑی تیار ہے اور بابو صاحب بھی چپراسی کے منتظر ہین اسی عرصہ مین صاحب بھی نکل آئے بگھی پر سوار ہوئے ہی تھے کہ بابو صاحب نے دوڑ کر سلام کیا لیکن کچھ کہنے نہ پائے اور صاحب سوار ہو گئے اس حکایت کے غور کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ملاقات کا ہے کو ہے زبردستی کی حماقت ہے۔

محبّت

جانتے ہو محبت کیا چیز ہے دنیا مین جو اللہ تعالی کی رحمت عام اپنی مخلوق کے ساتھ ہے اوسکا نام محبت ہے اور محبت کی کئی نام ہین عشق ذوق شوق عنایت شفقت الفت مروت خواہش جذب رفق مدارات انس ہمدردی سمجھ کو کہ سب آدمی ایک ہی جوہر سے پیدا ہین اور ایک کو دوسرے سے تعلق ہے انکی مثال ایسی ہے جیسے آدمی کے بدن مین ہاتھ پاؤن وغیرہ اعضا اگر آدمی کی ایک انگلی دکھتی ہے تو سارے بدن کو اوسکے تکلیف ہوتی ہے اسی طرح آدمی

کی ایذا سے آدمی کو ایذا ہونی چاہیے اور اوسکی راحت سے راحت اگر کسین کمین اسمین زیادتی اور کمی پائی جاتی ہے تو یہ تعلقات دنیا کی موافق سے ہے مثلاً اگر کسی شخص اجنبی کو تم تکلیف مین دیکھو تو تمکو اوسکی تکلیف سے کم رنج ہوگا بخلاف اسکے کہ تم کسی اپنے دوست کی ایذا سے آگاہ ہو تو تمکو اوسکا بہت صدمہ ہوگا یہ بات کچھ انسان ہی پر موقوف نہین ہے بلکہ خالق اکبر نے اپنی رحمت عام سے جانورون کو بھی ایسی ہی محبت عنایت فرمائی ہے دیکھو ایک کبوتر دوسری کبوتر کی کے انڈے کو سیتی ہے اور بچے نکالکر پرورش کرتی ہے ایک جانور کو ستاؤ تو سب پریشان ہوجاتے ہین افسوس ہے ادن لوگون پر جو آدمی کو تکلیف دیتے ہین یا جان سے مارڈالتے ہین لازم ہے کہ آدمی کی راحت دیکھکر خوش اور تکلیف دیکھکر غمگین ہو جہان تک تم سے ہوسکے ہر شخص کے ساتھ نیکی کرو اور کسی کو کسی طرح کی ایذا نہ دو سب سے زیادہ اپنے بھائیون اور عزیزون کے ساتھ تواضع اور محبت سے پیش آؤ کسیکو اپنا دشمن نہ بناؤ اور دوستی کی بھی نفی سمجھ لو +

دوستی +

تم اگر کسیکو دشمن نہین ہو تو سب تمھارے دوست ہین یہانتک کہ جانور بھی تمکو ایذا نہین دے سکتے بھڑ یا شہد کی مکھی جسکو زنبور کہتے ہین

جب اوسکو مارنے کا قصد نکروگے یا نہ ستاؤگے ہرگز تمکو نہ کاٹے گی
مجھکو یاد ہے کہ ایک بزرگ آدمی ہر جاندار سے خواہ وہ انسان ہو یا
حیوان محبت کے ساتھہ پیش آتے تھے ایک شیر پنجرے مین بند تھا
وہ اتفاق سے اوسی طرف جا نکلے جہان وہ شیر قید تھا جب وہ
اوسکے کٹہرے کے پاس گئے تو اوسکو مقید دیکھہ کر بہت روئے
وہ شیر بھی غمگین آواز کرکے اون کے قریب آیا اور دم ہلانے لگا
اون بزرگ نے کٹہرے کے اندر ہاتھہ ڈالکر اوسکے سر پر ہاتھہ پھیرا
پیار کیا اور کہا میرا بس نہین ہے ورنہ مین تجھکو اس قید سے
رہائی دیتا وہ شیر جو بڑا ظالم پر غضب تھا اور پنجرے مین سے
کئی آدمیون کو زخمی کرچکا تھا بلی کیطرح اونکے آگے کھڑا رہا اور
سوائے اظہار محبت کے اور کچھہ حرکت او سنے نہ کی بس غرض اس بیان سے
یہ نہین ہے کہ تم براہ محبت شیر کے پنجرے مین ہاتھہ ڈالدو یا سانپ کو
پکڑلو بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ جس سے محبت کروگے یقین ہے
وہ بھی تم سے محبت کرے اور تمھارا دوست ہوجائے

نکاح

دانشمندی یہ ہے کہ جبتک تمکو تحصیل علم سے فراغت نہو اپنی
شادی نکرو جب تمھاری شادی ہوجائے تو اپنے بال بچونکا بوجھہ

ماں باپ پر نہ ڈالو خود اونکی خبر لو عورتوں سے غافل نہ ہو اونکے
تعلیم مین کوشش کرو اگر تمھارا اختیار ہو تو بیوہ عورت دوسرا نکاح
اوسکی خواہش سے کر دو لیکن اگر اوسکی مرضی نہو تو اوسپر جبر نکرو
ایک بی بی کی زندگی مین بغیر رضامندی اوسکے دوسرا نکاح نکرو کہ اوسپر
ظلم ہے اور بصورت انتقال بی بی کے اگر تمھارے لڑکے چھوٹے ہون تو بھی
عقد ثانی سے پرہیز کرو کہ بچون پر ستم ہے اور اگر ایسا اتفاق ہو تو
لڑکون کو علحدہ رکھو*

خانہ داری

اپنے گھر کا انتظام ایسا کرو جیسے کوئی بادشاہ اپنے ملک کا انتظام
کرتا ہے اگر بی بی تمھاری سمجھ دار ہے اور سلیقہ مند تو جو کچھہ تمھاری
آمدنی ہے سب اوسکے حوالے کرو کہ وہ کل انتظام گھر کا تمھاری مرضی
کے موافق کریگی اور تمھارا ایک پیسہ بھی نقصان نہونے دیگی لیکن اگر
اوسکو عقل نہین ہے یا فضول خرچ ہے تو بقدر مناسب اوسکے
چھوٹے بچونکی پرورش اور آسایش کیواسطے درماہہ مقرر کر دو اور اوسکو
کسی طرح کی ایذا یا تکلیف نہ دو کیونکہ وہ دنیا مین سب سے زیادہ تمھاری انیس
اور ہمدم ہے تنبیہہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شادی کرنیکے بعد آدمی اپنی ماں باپ
کی خدمت کو بھول جاتا ہے لیکن جو سمجھدار ہین اور سعادتمند ہین وہ بعد

شادی کے زیادہ تر اطاعت اور فرمان برداری ان کی کرتے ہیں اور اونکو
کسی وجہ سے تکلیف نہین دیتے تمھاری حیثیت اور مقدور کی موافق تمکو
اسباب او چیزین بھی چاہئین اور اونکی احتیاط بھی تم پر لازم ہے اپنے نوکر
کے دو قصور معاف کرو تیسرے قصور پر مناسب سزا دو اور جب تک
کوئی بد دیانتی یا سنگین قصور اوس سے سرزد نہو جاے تب تک اوسکو موقوف
یا برطرف نکرو ہر کام کے انجام کو پہلے سوچ لو اور جب کوئی مشکل پیش
آئے تو نہ گھبراؤ تھوڑی مسرت سے بہت خوش نہو کہ انجام کی خبر نہین
ہی اور بہت رنج سے غمگین نہو کہ انجام اوسکا بخیر ہے

اولاد

اولاد اگر نیک ہے تو یہ بھی ایک دولت ہے اور اگر بد ہے تو خدا کی پناہ
ہر کام کے واسطے تدبیر ضرور ہے اولاد کے بہتر ہونے کی تدبیر اونکی
تعلیم ہے جو اونکے ماں باپ کے اختیار مین ہے عقل اور عمدہ خیالات
لڑکون مین جب ہوتی ہین کہ جب اونکی تعلیم ابتدا سے کیجائے ہندوستان
کے لڑکے اکثر جاہل رہ جاتے ہین اور اون کی عادتین خراب ہو جاتی
ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ بچپن سے اونکو ماں باپ کی محبت اونھین بگاڑ
دیتی ہے یعنی چھوٹی عمر مین ماں باپ کے لاڈلے ہوتے ہین کھیل کود مین
مصروف رہتے ہین پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہین ماں باپ اونکے لاڈ

اٹھاتے ہین اور اونکی حرکتون سے خوش ہوتے ہین پس اونکی خصلتین بگڑتے بگڑتے اس درجہ تک پہونچ جاتی ہین کہ پھر اونکا سنبھلنا دشوار ہوتا ہے جب وہ لڑکے جوان ہوتے ہین تو دو حالتین اونکی ہوتی ہین اگر غریب ہین تو اونکے خیالات اون سے چوری کراتے ہین جوا کھلواتے ہین اور اگر امیر ہین تو اپنے مان باپ کی دولت پر قابض ہوتے ہین اوس وقت زمانہ کی ہوا اونکو اور بھی لے اوڑتی ہے ایک تو وہ پہلے سے بگڑے ہوے تھے دوسرے مفت کا مال ہاتھ لگا تیسرے خود مختار رہان باپ کے لاڈلے جو تھے دو چار شہدے لچے یار ہوے پھر عیاشی ڈھولک طبلہ گانا بجانا ناچ رنگ قمار بازی میخواری دنیا کی بری باتین ہونگی لیکن بچپن تو مان باپ کے لاڈ پیار نے کھویا جوانی یون برباد ہوئی کسی کام کے نرہے جب وہ دولت صرف ہوگئی بھیک مانگنے لگی گانے بجانے کے سوا اور کچھہ نہ آیا بھلا کہو تو اونکو کیا خاک عقل ہوگی اور اونکے خیالات کیا خاک درست ہونگے پس لازم ہے کہ اولاد سے زیادہ محبت نرکھو اور اونکی بیجا نازبرداری نکرو کہ اونکے حق مین سم ہے ؀

اولاد کی تعلیم

جب تمھارا لڑکا پانچ برس کا ہو تو اوسکو پڑھنے بٹھاؤ لیکن اوسکی مکتب کے نام سے اپنا حوصلہ پورا کرنے کے لیے بہت سا روپیہ نہ خرچ کرو کہ

حماقت ہے ایک سال تک گھر مین پڑھاؤ پھر اسکول مین داخل
کر دو میانجی کے پاس اوسکی اوقات ضائع نکرو کیونکہ اسکول سرکاری
سے بہتر تعلیم گھر مین کسی طرح ممکن نہین دینیات کے پڑہانے کے
لئے ایک عالم نوکر رکھو یا کسی عالم کی خدمت مین واسطے سبق کے
بھیجا کرو ایک سواری عمدہ اور ایک آدمی لڑکے کے واسطے مقرر
کر دو کہ وہ ساتھ رہے اور کوئی حرکت بیجا اوسکو نہ کرنے دے جسقدر
کتابین یا لکھنے پڑھنے کی چیزین اوسکو درکار ہون فوراً منگادو
بلکہ اوسکی ضرورت سے زیادہ بھی خرید کر دو کہ علم کو حاصل
کرنے کی چیزین فضول اور بیکار نہین ہین جسقدر روپیہ لڑکونکی
تعلیم مین خرچ ہو سکے خرچ کرو کہ علم سے بہتر دوسری دولت نہین
ہے جسقدر تمنے پڑھا ہے اوس سے کم اپنی اولاد کو نہ پڑھاؤ بلکہ جہانتک
ہو سکے اونکے اعلے درجے کی تعلیم مین کوشش کرو کیونکہ اگر وہ نوکری
پر کمر باندہین تو عمدہ ہای جلیل مثل کلکٹری اور ججی کے انجام کرنیکی
لیاقت حاصل کرین اور ایسی خدمات سرکاری کو انجام دین کہ جو
آجکل سوای ایک قوم کے دوسرے کو نصیب نہین ہین انگریزی
کی تعلیم کیطرف مسلمان کم متوجہ ہوتے ہین اور سمجھتے ہین کہ انگریزی
کے پڑھنے سے مسلمان کے اعتقادات مین فرق آتا ہے مین کہتا ہون

تمہ جو لوگ یہ سمجھتے ہین اونکی نادانی اور جہالت ہے اونہون نے شاید ابھی تک اپنے مذہب ہی کو نہین سمجھا ہے کہ اسلام کیا چیز ہے اگر سمجھا ہے تو شاید یہی سمجھا ہے کہ اسلام ایک مکڑی کا تار ہے جو ہوا کے لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے ایسی سمجھ سے اللہ بچائے یاد رکھو کہ حاصل کرنا کسی علم یا زبان کا کسی شخص کو اوسکے مذہب یا دین سے پھیر نہین سکتا البتہ بلکہ وہ شخص اپنے دینیات اور مذہب سے بخوبی واقف ہو اور جو اسکے خلاف سمجھتے ہین وہ جاہل او پست ہمت ہین ہر شخص کو لازم ہے کہ سرکار ملکہ معظمہ دام ملکہا کی عملداری اونکی ہمدردی جیسی پرورش کو غنیمت سمجھے اور جہان تک ہو سکے اولاد کے اعلی درجے کی تعلیم مین کوشش کرے ورنہ اخیر سوا اسے افسوس اور کچھ نہین

اولاد کی شادی

شادی حتی الوسع خاندان مین ہونی چاہیے لڑکی کو جلد بیاہ دو اور لڑکے کی شادی جب کرو کہ جب وہ اچھی طرح علم حاصل کرلے جو شادی کرو اوسمین فضول خرچ نکرو اوسکے بدلے اپنی اولاد کو نقد حوالے کردو کہ اوسکی کام آئے اگر تمکو مقدور کم ہے تو بھی کسی سے قرض نہ لو جسقدر تمہارے پاس ہے اوسمین انجام کردو ہر کام موافق اپنی شرع کے کرو خلاف شرع کوئی امر ہونے دو حوصلہ وہین تک کرو جہان تک تمکو قدرت

بیجے کسی کام کو اپنے حوصلے زیادہ کرنے کی ہوس نکرو

نقل نواب حشمت داد خان کے پوتے میان شوکت داد خان

جاہل مطلق تھے انقلاب زمانے سے بیس روپے مہینے کی نوکری مین
تکلیف کے ساتھہ زندگی بسر کرتے تھے خاندان جو عالی تھا تو ہمت بھی
بلند تھی اونکے لڑکے کی شادی کی تقریب جب آئی تو کچھہ اپنا حوصلہ کچھہ
ناموری کا خیال ادھر بی بی کا تقاضا یہ سب سامان جو جمع ہوے
تو اونکو روپے کی فکر ہوئی منشی محمد علی مختار جو اونکی تنخواہ لایا کرتے تھے
اونکی معرفت پانسو روپے دو روپے سیکڑہ سود پر قرض لئے اور تمسک
لکھکر مکان مسکونہ مکفول کردیا بعد اسکے شادی کا اہتمام شروع ہوا
ساچق اور برات دہوم سے جانے کی تیاری ہوئی دوسکی محفل ٹھہری
الغرض جسقدر روپیہ لیا تھا وہ ساچق اور برات ہی کے اہتمام مین خرچ
ہوگیا اور قبل نکاح کے پھر روپے کی ضرورت ہوئی مختار صاحب کی معرفت
دو سو روپے پھر منگاے جب برات اور محفل سے فرصت ہوئی تو ارباب
نشاط کو انعام دینے کے لئے روپیہ نرہا مہاجن سے پھر طلب کیا اونسے
انکار کیا بی بی کے ہاتھہ اور گلے کا گہنا تین سو روپے پر گرو کرکے
ناچنے گانے والون سے پیچھا چھوڑایا مقدور بیس روپے مہینے کا تھا
ناموری کے واسطے مکان اور زیور گرو کرکے ہزار روپے شادی مین

خرچ کردئے انجام یہ ہوا کہ دوسرے برس مکان اجراے ڈگری مین نیلام ہو گیا زیور اصل اور سود ملا کر مہاجن نے لے لیا جس رئیس کے نوکر تھے اونکا انتقال ہوا نوکری جاتی رہی روٹیون کو محتاج ہو گئے اب مٹیا برج مین چھ روپے مہینا پاتے ہین اور جانورون کی بیٹ جو نالا اب ہین پڑتی ہے اوٹھاتی ہین ؛

انتظام معاش

سب سے زیادہ دنیا مین آدمی کے لیے اطمینان کی چیز معاش اور ملکیت ہے جسکے پاس ایک گانون ہے وہ اوس گانون کا راجا ہے بشرطیکہ خوش انتظام اور ایمان دار ہو ملکیت خواہ سیر ہو یا ٹھیکہ اوسکا انتظام بہت اچھی طرح سے خود کرو نوکرون کے حوالے نہ کرو کیونکہ جو درد اوسکا تمکو ہوگا تمھارے وہ ملازمین کو نہین ہو سکتا لیکن دنیا کا کل کاروبار اعتماد پر ہے یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی ملازم تمھارا نہایت خیرخواہ اور قدیم نوکر ہو تو اگر تم کسی وجہہ سے اپنے مکان پر نہین رہ سکتے ہو تو انتظام معاش اوس ملازم معتمد کے اختیار مین رکھہ سکتے ہو مگر اوسکی نگرانی ہمیشہ اپنے اوپر واجب جانو مالگذاری سرکار ہر قسط پر سب سے پہلے داخل کرنی چاہیے ایسا نہو کہ جو آمدنی ہو وہ خرچ ہوتی جاے اور مالگذاری دیتے وقت مہاجن سے قرض لینے کی نوبت آئے یہ نہایت

بدانتظامی اور ذلت کی بات ہے سوای اسکے جب ملکیت کی مالگذاری قرض کرکے دیگئی تو پھر سمجھ لو کہ وہ معاش تمھاری نہین ہے اگر ٹھیکہ دار قدیم ہے اور مالگذاری ہمیشہ ادا کرتا آیا ہے تو دوسرے سے کچھہ کم کرکے اوسی کےساتھہ بندوبست کرو اپنی رعایا پر کسی طرحکا ظلم نکرو اور نہ اپنی ملازمین کا ظلم اونپر ہونے دو پھر سال ایک مرتبہ اپنے کل دیہات پر واسطے گشت کے جاؤ اگر زیادہ معاش ہے تو انتظام بھی بڑا ہوگا ایسی صورت مین ملازمین معتبر واسطے تحصیل و انتظام دیہاتکے مقرر کرو کوئی ملکیت بغیر سمجھے ہوے مول نہ لو اور نہ زرپیشگی خرید کرو اگر متعلق معاش کوئی مقدمہ دائر ہو تو حتی الوسع صلح کرلو اگر کچھہ خسارہ بھی تمھارا ہو تو اوسے گوارا کرلو کیونکہ لڑائی سے صلح بہتر ہے اپنی تئین اور اپنی ملکیت کو ایسا صاف رکھو کہ تم پر خواہ تمھاری معاش پر ایک پیسہ قرض ہونے پائے کیونکہ لاکھہ روپے کی معاش دس روپے کی اجرا ڈگری مین کوڑیون کے مول نیلام ہوسکتی ہے اور قرض کے سبب سے بڑے بڑے زمیندار تباہ ہوجاتے ہین

نقل ضلع شاہ آباد مین ایک رئیس زمیندار بہت فضول خرچ اور بدانتظام دو تعلقے کے مالک تھے جب مالگذاری سرکار کی قسط داخل کرنیکا زمانہ آتا تو اپنے مکان سے ضلع مین تشریف لاتے اور قرض لیکر مالگذاری داخل کرتے بدانتظامی سے آمدنی بہت تھوڑی تھی اور قرض بیس ہزار روپئے سے زیادہ ہوگیا اس لیئے لوگون نے قرض دینا بھی موقوف کردیا ایکمرتبہ ستمبر کی قسط داخل کرنے کے لیئے

بہت پریشان ہوے مختار اور نوکر اونکو دوڑتے دوڑتے تھک گئے بہت سا
روپیہ بھی خرچ ہوا لیکن کسی نے روپیہ قرض نہ دیا کیونکہ قبل سے کل معاش اونکی
چند دستاویزات مین مشغول تھی جب میعاد قسط داخل کرنیکے دو دن رہے
ناچار خود بدولت لکھپت داس کی کوٹھی مین تشریف لے گئے مہاجن نے بہت
توقیر سے بٹھایا بابو صاحب نے اپنے مختار سے مہاجن کی بہت تعریف
کی پھر مہاجن سے اپنی ضرورت بیان کی اور دو ہزار روپے طلب فرمائے
کیونکہ تیرہ سو روپے مالگذاری سرکار کی آخر قسط داخل کرنی تھی اور سات سو
پشمینہ کی قیمت دینی تھی جو ایک ہفتہ کی وعدہ پر مغلئے سے قرض لیا تھا مہاجن نے
جواب دیا کہ بابو صاحب یہ مالگذاری کا زمانہ ہے آجکل روپیہ کی بڑی تنگی
ہے دو ہزاری ہنڈی بنارس کی پانچ روز کی میتی مین ہمکو سکارنا ہے اور
آپ کا لیکھا بھی ہماری کوٹھی مین نہین ہے دستاویج کی لکھا پڑھی کوئی دن
روز ہوا ہے ابھی تک کچھ سود سلامی دربیاج پھوٹل جمانہ کھاتا ہوا
ہی نہین آپ پانچ روپیہ سیکڑہ سلامی دو روپیہ سیکڑہ سود دینگے تو اس
مین تھوڑی سی روپیہ لگا دے کو ہمرے پاس نہین ہے یہ تقریر
سنکر بابو صاحب بہت پریشان ہوے اور گھبرا کر کہنے لگے کہ ہمارا لیکھا تو بار کوٹھی
مین کا ہے نہین ہے ہمارا مرلی کا لیکھا رہیل تو ہمار تحصیل مہاجن نے جواب دیا
کہ اون بابو صاحب کا کیا چکر بیچ ہے اونکا لیکھا تھا تو مالگذاری سکے جمانہ

مین دس روپیہ سیکڑہ سلامی اور پانچ روپیہ سیکڑہ سود دیا کرتے تھے بابو صاحب
نے کہا کہ اچھا صاحب یہی جھیل جائین مختار صاحب کا کچھ لائین حاصل
یہ کہ مختار صاحب گئے اور دستاویز کا کاغذ خرید کر لائے جلدی جلد تمسک
لکھا گیا وعدہ ادا تک سود پانچ روپے سیکڑہ اور وعدہ گذر جانے پر دس
روپیہ سیکڑہ لکھا گیا تعلقہ مرجوڑا دستاویز مین مکفول کیا گواہی شاہدی
ہوگئی رجسٹری باقی رہی اب مہاجن بغیر رجسٹری روپیہ نہین دیتا اور دوسرے
ہی روز پوٹلی کا دن ہے اگر اوس روز روپیہ داخل نہو تو کل معاش نیلام
ہے الغرض دوسرے روز دستاویز محکمہ رجسٹری مین داخل کرکے
بابو صاحب نے حسب ضابطہ اقرار کیا بعد رجسٹری کے مہاجن نے دو ہزار روپیہ
کی دستاویز اپنے ہاتھ مین لی اور دو سو روپیہ سلامی کی وضع کرکے اٹھارہ سو
روپیہ بابو صاحب کے حوالے کئی بابو صاحب نے تیرہ سو روپیہ تو مالگذاری
سرکار کی داخل کی اور کچھ کم پانسو روپیہ لیکر مختار صاحب کے ڈیرے پر
آئے جہان اوترے ہوئے تھے ہر طرح سے خاطر جمع ہوئی کہ اب معاش نیلام
سے بچ گئی لیکن عقل کے دشمن یہ نسمجھے کہ اس طرح قرض کرکے مالگذاری ادا
کرنے سے باقی مالگذاری مین نیلام ہونا اوسکا بہتر تھا کیونکہ جسقدر قرض
لیا گیا ہے اوسکا ادا ہونا توبسبب بے انتظامی کے مشکل ہے آخر یہی ہوا
کہ وہ جا پانچ سو روپے جو بچے تھے اوسمین دو سو روپیہ تو مختار صاحب نے بنام

خرچ دستاویز و محنتانہ کے ہضم کیے باقی رہے کچھ کم تین سو وہ بابو صاحب
لے دے اپنے مکان پر تشریف لے گئے اور پشمینے کے دلم دینے بھول
گئے جب ایک ہفتہ کے وعدے کو چھ مہینے گذر گئے تو مغلیے کے پاس بابو صاحب
کا رقعہ لکھا ہوا موجود تھا اوسنے نالش کر دی اودہر میعاد گذرنے پر مہاجن کیطرف
سے اصل مع سود ساڑھے تین ہزار روپیہ کی نالش ہوئی دونوں مقدمہ مین
یکطرفہ ڈگری ہوگئی مہاجن نے شئے مکفولہ کو تعلیقہ دیا بابو صاحب کو مختار کے
خط سے جو یہ حال معلوم ہوا گھبرائے ہوے تشریف لائے مغلیے نے بھی
ڈگری جاری کر کے بابو صاحب کی گھوڑی ضبط کرائی اور دستک گرفتاری
جاری کی اودہر وہ تعلقہ ادہر گھوڑی نیلام ہوئی دوسرے مہاجنوں نے جو
یہ رنگ دیکھا اونھوں نے بھی لپنے اپنے روپیے کی وصول کی فکر کی قصہ کوتاہ
کُل معاش ملکیت نیلام ہوکر برباد ہوگئی یہانتک کہ سواری کی گھوڑی بھی
نہ رہی مغلیے کے کچھ روپے باقی تھے جب گرفتار ہوکر آئے تو حاکم نے اونکے
حال پر افسوس کیا لوگوں نے مغلیے کو راضی کر کے کچھ روپیہ دیا اور دو پشمینہ دو سو
روپیے کی قیمت کے جو اونکے پاس موجود تھے مغلیے کو پھیر دیئے اور اونکی رہائی
کرائی یہ نتیجہ ہوا اونکی حماقت اور بد انتظامی کا کہ پانسو روپے مہینے کی
معاش برباد کر کے اب روٹیوں کو محتاج ہوگئے ہر شخص کو لازم ہے کہ
اپنے تئیں اور اپنی ملکیت کو قرض سے بچائے رکھے ورنہ انجام آخر کو یہی

ہوگا جیسا لکھا گیا

جمع و خرچ

جسقدر تمھاری آمدنی ہو اوسکا آدھا جمع رکھو اور آدھا اپنے اور اپنے کل متعلقان کی ضروریات مین خرچ کرو آمدنی سے غرض یہ ہے کہ جس قدر سال بھر مین از روی حساب سب کے تمھارا ہو وہی تمھاری آمدنی ہے مثلاً تمھارا ایک گانون ہے جسکے چار ہزار روپیہ کی تحصیل ہے اوسمین سے ایکہزار سرکار کی مالگذاری دیجاتی ہے اور پچاس روپے انکم ٹکس ادا کرنا ہوتا ہے ڈیڑھ سو روپے سال نوکرون کا درماہہ دینا پڑتا ہے اسکے بعد اب تمکو دو ہزار آٹھ سو روپے بچے بس یہی سال بھر کی تمھاری آمدنی ہوئی اب اسمین سے تم ایکہزار اور چار سو روپے اپنے اور اپنے خانہ داری کی انتظام مین خرچ کرو اور باقی کو جمع رکھو کہ وہ بضرورت شدید تمھاری کام آئے یہی انتظام کھیتی خواہ تجارت خواہ نوکری ہو سب مین چاہیئے حساب ایک ایک پیسے کا لکھو اور ایسا صاف اور درست لکھو کہ کچھ فرق نہونے پاسکے

کھیتی

زمیندار جسکی کچھ بھی کھیتی ہے وہ سب سے زیادہ آسودہ اور مرفہ الحال ہے ہر قسم کا غلہ دودھ دہی گھی افراط سے موجود کسی چیز کی کچھ کمی نہین انتظام عالم کے سبب بادشاہ امیر غریب فقیر سب اوسی کے محتاج ہین

کاشتکاری کے قاعدے بہت ہین منجملہ اونکے ایک یہ بات ہی کہ سو
بیگھہ کھیت کے واسطے چار ہل اور ایک ہل کیواسطے چھہ بیل چاہیین
دوسرے یہ کہ وقت پر فصل کی چیز بوئی جاے اور اوسکی حفاظت کیجائے
بعد اوسکے خدا کی عنایت کا امیدوار رہے

تجارت

کھیتی کے بعد عمدہ چیز تجارت ہے چند آدمیونکی شرکت سے جو تجارت ہوتی
ہے اوسکو بہت جلد ترقی ہوتی ہے اور اگر ایک آدمی چاہے کہ تجارت
کو رونق دے تو یہ بات مشکل ہے بہرحال جب دس ہزار روپے
پاس ہون تو پانچہزار روپیہ سے تجارت شروع کرنی چاہیے عمدہ
قواعد تجارت کے یہ ہین کہ قلیل نفع کو نفع اور زیادہ نفع کو ضرر سمجھے
دوسرے یہ کہ جسقدر اصل اور نفع ہو اوسمین سے کچھہ خرچ نکرے کہ
آئندہ اوسکا نفع اور نقصان معلوم ہو تیسرے یہ کہ جسکو قرض دے
اوس سے اپنے حساب کی کتاب پر بقید تاریخ دستخط کرالے چوتھے یہ کہ
جھوٹھہ نبولے اور جس سے جو وعدہ کرے اوسکو پورا کرے کیونکہ تجارت
کا کارخانہ محض راستی ایمانداری اور وعدہ پر جاری ہے جسنے ان
اصول کے خلاف کیا وہ خراب ہوا

توکل

یہ عجب ٹھنڈی گرمی ہے کہ آدمی کو دین اور دنیا دونو نسے کھو دیتی ہے
اسکو بھی سمجھ لو کہ توکل کسے کہتے ہین توکل کے معنی لغت مین اپنی عاجزی
کا قائل ہو کر دوسرے پر بھروسا کرنا ہے لیکن جو معنی شرعاً و عرفاً عمل
کرنے لائق ہین وہ یہ ہین کہ اپنے جملہ کامون کو اپنے خالق کے سپرد
کرنا اوسی کی ذات پر ہر کام مین اعتماد کرنا اور بغیر توفیق خداوندی اپنے
تئین ہر کام مین عاجز سمجھنا پس تمکو بھی ایسا ہی توکل کرنا چاہیئے
یہ نہین کہ آج کل کے کاہلون کی طرح ہاتھہ پانٔون توڑکر بیٹھہ رہو اور
توکل کے نام کو بھی خراب کرو اس زمانہ کے لوگون نے توکل کے یہ معنی
سمجھے ہین کہ اپنے تئین لولے لنگڑے اپاہج یا جانور کی طرح عاجز بنا کر
ڈال دینا اور اس بات کا متوقع رہنا کہ آسمان سے روزی ہماری حلق
مین ٹپک پڑے گی پس اگر توکل کے یہی معنی سمجھے جائین جسمین آدمی پتھر
اور دیوار کیطرح بن جاتا ہے تو اس سے خدائے پاک کے اکثر افعال
کی تکذیب لازم آتی ہے نعوذ باللہ منہا کیونکہ اللہ تعالی نے اس عالم
مین کسیکو بے سروسامان نہین پیدا کیا بلکہ ہر کسی کو ایسے ایسے سامان
عنایت کیے ہین جنکی طرف ہر شخص کو بالطبع ضرورت ہوتی ہے جیسے
ہاتھہ پانٔون آنکھہ کان حواس ظاہری و باطنی سوا انکے اور صدہا
قوتین عطا ہوئی ہین اور ہر ایک کو ایک معین کام کیواسطے فرمادیا ہے

پھر ان سب سے زیادہ ایک عقل عنایت فرمائی ہی جو آدمی کو ہر ایک دینی اور دنیوی امور مین رہنما بنجاتی ہے پس ان نعمتونکو خدا کی بھول جانا یا اونکو معطل کر کے کام مین نہ لانا گویا خدا کی ناشکری کرتا ہے اور اپنے تئین خرابی مین ڈالنا ہے دنیا عالم اسباب ہے دین کے کام بھی سعی سے پورے ہوتے ہین اور دنیا کے امور بھی کوشش سے سرانجام پاتے ہین آیۂ وافی ہدایہ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا سے اسکی تصدیق ہوتی ہی پس توکل کے وہی معنی ہین کہ اپنے تئین تھپر اور دیوار کیطرح سے بناڈالنا تو اس آیۂ کریمہ کے کیا معنی ہین نگے فقرا اور اہل اللہ اس بحث سے علیحدہ ہین کیونکہ اونکو تو سوا ے ذات معبود نہ دنیا سے مطلب نہ دین سے نہ جنت کی تمنا نہ دوزخ کا خوف گفتگو تو ارباب دنیا مین ہے کہ باوجود حرص دنیای دون اوسکے اسباب کے حاصل کرنے کی فکر نہین کرتے دن رات بیکار پڑے رہتے ہین شیطان طرح طرح کے وسوسے دل مین ڈالتا ہے فریب دیکر گمراہ کرتا ہی لیکن ایسی تدبیر نہین کرتے جس سے دین اور دنیا دونون حاصل ہون لطف یہ ہے کہ اگر کوئی اونکو سمجھاتا ہے کام کی بات بتلاتا ہے تو کہتے ہین کہ میان اپنا تو خدا پر توکل ہے سبحان اللہ کیا اچھا توکل ہے ایسے لوگون کے مناسب حال ایک نقل لکھی جاتی ہے نقل دو شخص کاہل سر راہ ایک گولر کو درخت کے نیچے پڑے ہوے تھے ایک شخص گھوڑے پر سوار ادھر سے گذرا

ایک نے اون دونوں مین سے پکار کر کہا کہ میان سوار ذرا گھوڑا لیے اوتر کے
ہمارے پاس آنا وہ سوار گھوڑا لیے اوتکے قریب گیا تو دیکھا کہ اوس شخص
کا شخص کے سینے پر ایک بیل گولر کا پڑا ہوا ہے اوسنے کہا کہ میان سوار
ذرا اس گولر کو اوٹھا کر میرے منہ مین ڈالدینا سوار بہت ہنسا کہ میان تو بڑا ہی
کاہل ہے کہ باوجود ہاتھ پاؤن سلامت رہنے کے سینہ پر سے گولر بھی اوٹھا کر
نہ کھا سکا یہ کہکر دو کوڑے لگائے دوسرے صاحب جو اونکے پہلو مین الگ
لیٹے ہوے تھے کہنے لگے جی ہان یہ بڑا ہی کاہل ہے اسکو اور مارئیے دیکھیے
رات بھر کتا میرا منہ چاٹتا گیا اور اسنے ذرا اوسکو دھتکارا بھی نہین دیا وہ سوار
اسکی تقریر سنکر اور بھی گھبرایا کہا کہ واہ میان تمھارا کیا کہنا تم تو اس سے بھی کئی
درجے بڑھے ہوے ہو غرض اوسکو دو کوڑے مارے تھے اسکو چوٹ چاہئیے
فائدہ حاصل یہ ہے کہ توکل سے بڑھکر کوئی عمدہ اور اعلی مرتبہ نہین ہے لیکن بشرطیکہ وہ
سچا اور اصلی توکل ہو اور ایسا توکل جسکی شرح اوپر لکھی گئی ہے یہ جھوٹا توکل
ہے اور اسکا نام کاہلی ہے جو دین اور دنیا دونون کو تباہ کرنیوالی اور انسانکی
عمدہ حالت کو ذلیل اور خراب کرنے والی خدا سبکو اس کاہلی سے بچائے

تدبیر

قانون قدرت الہی کا یہ عام قاعدہ ہے کہ ہر چیز کے ہونے کے لئے پہلے
اوس سے اون چیزونکا ہونا ضرور ہے جو اوس چیز کے ہونے کے لیے ضروری

سبب ہین کوئی شئے ہو خارجی یا ذہنی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہین ہے جتنی چیزین دیکھتے ہو اونمین ایک بھی ایسی نہین جو بغیر اون چیزون کے ہو گئی ہو جو اوسکے ہونیکے واسطے مقدم ہین ہے جتنے خیالات ذہن مین گذرتے ہین اونمین کوئی بھی ایسا نہین جسکے پہلے وہ باتین ذہن نشین نہو جاتی ہون جو اون خیالات کی پیدا ہونیکے لیے عادتاً ضروری ہون پس ہر چیز کی حاصل کرنیکے لیے اون چیزون کا پہلے مہیا کرنا جو اوسکے لیے بطور آلات اور اسباب کی ضروری ہین اسکا نام تدبیر ہے

امید

یہ وہ چیز ہے کہ تدبیر کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے یعنی کسی چیز کی حاصل کرنیکے لیے اوس چیز کے اسباب مہیا کرنیکے بعد اوس چیز کے حاصل ہونیکی توقع کرنا اسکا نام امید ہے لیکن جو چیزین کسی چیز کی ہونیکے اصلی سبب نہون اونسے اوس شئے کی امید کرنا تدبیر کی غلطی ہے اور بغیر اسباب کی کسی چیز کے پیدا ہونیکا خیال کرنا نادانی ہے یا بغیر مہیا کرنے اون اسباب کے جو اوس چیز کی حاصل کرنیکے واسطے ضروری ہین اوس شئے کی حاصل کرنیکی توقع کرنا حماقت ہے ان فقرون کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے

تقدیر

کل اسباب جمع ہوے تدبیر کی امید بھی ہوئی اور کسی سبب سے جو انسان کے اختیار سے باہر ہو کوئی ایسا اتفاق ہوا کہ وہ چیز جسکے لیے تدبیر کی گئی حاصل نہو سکے تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ تقدیر کی برائی ہے فائدہ تدبیر امید اور تقدیر

ان تینون چیزون مین اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا تسلسل اور ارتباط رکھا ہے کہ ایک کو دوسرے سے اور دوسرے کو تیسرے سے تعلق ہے یہ تینون باتین بہت عمدہ لکھی گئی ہین اور تینون کیواسطے ایک مثال لکھی جاتی ہے اس مثال کو سمجھ لوگے تو وہ تینون باتین بخوبی سمجھ مین آجائینگی مثال دیکھو ایک دہقان غلہ پیدا کرنے کے لئے کیا کیا تدبیر کرتا ہے پہلے وہ اچھی زمین تلاش کرتا ہے جسمین کاشتکاری کی لیاقت ہو پھر وہ اون آلات اور اسباب کو مہیا کرتا ہے جن سے زمین درست کیجاتی ہے پھر وہ ان اسباب کے جمع کرنے کے بعد زمین کو بمشقت تمام درست کرتا ہے اور خودرو گھانس یا بیکار چیزون کو زمین سے دور کرکے اوسکو اصلی ہیئت پر لاتا ہے پھر وہ سوچتا ہے کہ کون سی چیز اس زمین مین بوئی جاے جس سے لوگون کی احتیاج بھی رفع ہو اور مجھے قیمت بھی ملے آخر وہ فکر کرکے کوئی چیز اختیار کرتا ہے اور اوسکا بیج ڈھونڈھتا ہے پھر بڑی تلاش سے عمدہ بیج جو نہ گلا ہو نہ سڑا ہو سوائی اور ڈیوڑھے دام دیکر خرید کرتا ہے پھر اوس بیج کو کھیت مین ڈالکر مٹی مین چھپا دیتا ہے پھر اوگنے کے بعد اوسکی خبر لیتا ہے جو گھانس اوسمین پیدا ہوتی ہے اوسے دور کرتا جاتا ہے اور وقتاً فوقتاً اوسمین پانی دیتا ہے پھر سب سے زیادہ اوسوقت حفاظت کرتا ہے جبکہ اوسمین انہ پڑتا ہے اور جبکے کھانے کو

ٹڈیون کے جھنڈ کے جھنڈ آتے ہین پھر ان سب کے بعد خدا نے
اگر اوسکی کھیتی کو آفات ارضی وسماوی سے بچایا تو وہ ایک ایک
دانہ کے سو سو اور ہزار ہزار حاصل کرتا ہے اور اپنی کوشش کا ثمرہ
پاتا ہی پس ان سب چیزونکا مہیا کرنا اور انتظام کا خیال رکھنا اسی کا نام تدبیر
ہے اور بعد اس تدبیر کے پھل پانے کی توقع رکھنا سچی امید ہے اور باوجود
اسقدر سعی اور کوشش کے کسی آفات ارضی یا سماوی سے زراعت کا
خراب ہوجانا تقدیر کی مخالفت ہے پس لازم ہے کہ تم اپنے جملہ امور
مین دینی ہون یا دنیوی تدبیر سے غافل نہ ہو اور بعد تدبیر کے اللہ کے
فضل وکرم کے امیدوار ہوتا ہیر اور اسباب کو بھی اوسی سبب سے
طلب کرو اور ہر وقت اوسکے فضل کا بھروسا رکھو +

علم کا نفع

علم بہت بڑا وسیلہ ترقی کا ہے اسکو کسی خاص کام کے واسطے محدود
کرنا نہین چاہیے جو قوم تعلیم یافتہ ہے اور جس ملک مین علم کی
گرم بازاری ہے اوس قوم اور ملک کو علم کی قوت سے بڑی
رونق اور ترقی ہوتی ہے جیسے آجکل یورپ کہ تمام علوم کا گھر اور تمام
فنون کا مخزن ہو رہا ہے ہر شخص وہانکا اسوقت کا بقراط ہے
اور ہر شہر اوس ملک کا اپنی تیزی عقل اور علم کے زور سے افلاطون اور

لقمان کی حکمت پر تفوق ڈھونڈ رہا ہے انہین لوگونکی حکمت عقل اور تدبیر
سے ہندوستان کے بھی دن پھرے یہ ملک بھی تھوڑے زمانہ
کے بعد ایسی رونق اور ترقی حاصل کریگا جسکی رونق اور شائستگی
کی لوگ مثال دیا کرینگے اور یہان کے رہنے والے بھی ویسے ہی تعلیم
یافتہ اور صاحب علم ہو جائینگے جیسے دوسرے ملک کے ہین لیکن
یاد رہے کہ علم بغیر عمل کے کسی کام کا نہین ؀

عمل

عقل کا منشا اور علم کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان جو علم حاصل کرے اوسپر
عمل بھی کرے تاکہ اوس علم سے خود بھی فائدہ اوٹھاوے اور دوسرون کو
بھی نفع پہونچاوے علم حاصل کرکے عمل نکرنا مثل اوس درخت کے
ہے جسمین پھل نہ لگتا ہو بلکہ مانند اوس شجر کے ہے جسمین ایک پتا بھی
نہو جسکے سایہ مین آدمی آرام پاتا ہے تمنے اگر دین کا علم حاصل کیا
اور نماز روزہ حج زکوٰۃ سے غافل رہے یا خلاف شرع کام کرتے رہے تو وہ
علم تمھارا کس کام آیا اور تمکو اوس سے کیا نفع پہونچا یا تم نے علم ریاضی
اور طبیعیات پڑھ لیا اور اوسکی قوت سے عمدہ عمدہ باتین کام
کی نہ پیدا کین تو اوسکے پڑھنے سے تمکو کیا حاصل اور لوگون کو تم سے
کیا نفع ہوا جو لوگ تعلیم یافتہ ہین اونھون نے کوئی خاص علم ایجاد

نہین کیا ہے علوم وہی ہین جو پہلے تھے لیکن یورپ کی لوگون نے
اونھین علمون کو اچھی طرح سے پڑھا اور عمدہ طریقے سے اوسپر
عمل کیا جسکے سبب سے اونھون نے ہر طرحکی ترقی حاصل کی اور علم
و عمل دونون سے عقل کو بھی ایسی جودت ہوئی کہ نئی نئی باتین خیال
مین آنے لگین پھر اون باتونکو جو اچھی طرح سے کر دکھایا تو لوگون کو
حیرت ہوئی تاریخ کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کی
وقت مین کچھہ ڈاک کا انتظام ہوا تھا وہ بھی اس طرح پر کہ پانچ پانچ کوس پر
گھوڑے کی چوکیان بٹھائی گئی تھین اور سوار معین تھے اس ذریعے سے
دوسو کوس کی خبر بادشاہ کو چار روز مین پہونچ جاتی تھی یہ بات اکبر کی
عمدہ ترین کامون مین سے ہے اور اوسپر اوسکی غایت ذہانت
کی تعریف کی گئی ہے اس زمانہ مین دیکھو کہ سرکار کی طرف سے ڈاک
کا کیا انتظام اکبر کو تو اپنی ڈاک سے خود ہی نفع تھا یہان ہر ادنے
اور اعلے کو سرکاری ڈاک سے فائدہ کثیر حاصل ہے اکبر کی وقت
مین بغیر قاصد بھیجے ہوے اور روپیہ صرف کئی ہوے کسیکو کسیکی خبر معلوم نہین
ہوتی تھی اب دو پیسے کا ٹکٹ لگا دو اور ہندوستان بھر مین جہان چاہو خط
بھیجدو وہ خط بہت جلد اور بے تردد مکتوب الیہ کو پہونچ جائیگا دوسرے
یہ کہ اوس زمانہ مین دوسو کوس کی خبر چار روز مین پہونچتی تھی اب ٹیلیگراف

یعنی تار برقی کے ذریعے سے ہزار کوس کی خبر چار گھنٹہ مین مل سکتی ہی
اگلے زمانے مین لوگ ہزارون روپے سواری مین خرچ کرکے منزل
بمنزل کس مشکل سے راہ طے کرتے تھے اب ریل کے سبب سے آدمی دن
بھر مین ڈیڑھ سو کوس طے کرتا ہے اور بہت تھوڑے خرچ مین نہایت
آرام سے منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے یہ تن زیب کا کپڑا جو تمھارا خدمتگار
پہنے ہوے ہے کسی نے آنکھ سے بھی نہین دیکھا تھا یہ چاقو
جو تمھارے قلمدان مین ہے روپے یا سوا روپے کا ہوگا بھلا کہو تو
اس ہندوستان مین کوئی شخص ایسا چاقو سبک اور عمدہ اس قیمت کو
بنا تو دے اطبائے یونانی صرف بند رہی کی تشریح کرکے رہ گئے حکماے
فرنگ نے انسان کی تشریح سے عجیب عجیب باتین نکالی ہین کہ
کہ دیکھنے اور سننے والے حیران ہو جاتے ہین از انجملہ ایک یہ حکایت
ہے لندن مین ایک شخص کسیکے ہاتھ سے مارا گیا قاتل کا پتا نہین
ملتا تھا ایک ڈاکٹر نے اوس مقتول کی کیا لطیف تشریح کی کہ اوسکے
قاتل کی صورت مع تلوار کے طبقۂ جلیدیہ یعنی آنکھ مین مقتول کے پائی
اور خوردبین شیشہ کے ذریعے سے لوگون کو دکھلائی اونھین لوگو نمین
اوسکا قاتل بھی تھا اوس نے بھی دیکھا یہان تک کہ وہ اس جرم سے
مقر ہو کر ملزم ہوا اور اپنی سزا کو پہونچا اسی طرح اور بہت سی عمدہ

اور عجیب باتین اون لوگون کی ایجاد ہین جنکی شرح کے واسطے ایک دفتر چاہیے حاصل کلام یہ ہے کہ علم حاصل کرو اور اوسپر عمل کرو اپنی اصلاح اور اپنی قوم کی فلاح ہین بدل کوشش کرو اور اس زمانے کو کہ علم کا شوق ہر شخص کو ہو پڑھنے پڑھانیکا طریقہ عمدہ ہے بہت غنیمت سمجھو

نوکری

ادنی ترین نتیجہ علم کا یہ ہے کہ آدمی نوکری کرکے تابعداری اختیار کرے بہرکیف کوئی نوکری ہو اپنے آقا یا سرکار کی اطاعت واجب سمجھو اپنے کام ہوشیاری سے موافق قانون اور حکم کے انجام دو جو تمھارا درماہہ ہے اوسی پر قناعت کرو نیت کو ہمیشہ درست رکھو جس سے تمھارے مرتبون کی ترقی ہو آدمی بسبب اپنی دیانت اور خوش نیتی کے چھوٹے عہدے سے بڑے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے اور جو بدنیت ہے وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار رہتا ہے آخر کو اپنی نیت کا پھل پاتا ہے

وکالت

اصول قوانین کی رو سے ہر شخص کو قوانین مجاریہ سرکار کے موافق کاربند ہونا چاہیئے کوئی شخص اگر یہ کہے کہ ہم قانون سے واقف نہ تھے تو یہ عذر اوسکا ہرگز مقبول ہونیکے قابل نہین ہے جب یہ بات پڑھ چکے

تو لازم ہوا کہ ہر فرد بشر قانون سے واقفیت پیدا کرے لیکن یہ
امر بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر ملک مین رعایا کی ایک سی حالت نہین ہوتی
ممکن ہے کہ سرکار کی رعایا مین بعض آدمی قانون سے بخوبی واقف
ہون اور بعض نہون پس دو اشخاص کے درمیان اگر کوئی نزاع واقع
تو اوس نزاع کے تصفیہ کے وقت وہ آدمی جو قانون سے واقف
ہے اپنے طرف ثانی پر غالب ہو سکتا ہے اور دوسرا تو ضرور ہی مغلوب ہوگا
کیونکہ اوسکو تو اس قدر مادہ ہی نہین ہے جو اپنے طرف ثانی کا مقابلہ
کر سکے پس اس بات کی اصلاح و رعایا کی فلاح کے لیے عقلاے
زمان و حکماے دوران نے ایک منصب جلیل قائم کیا اس غرض
سے کہ جب باہم کسیکے نزاع واقع ہو تو حاکم کے روبرو اوس نزاع
کے تصفیہ کے واسطے دو منصب دار ایسے ہون کہ دونون فریق کیطرف
سے حاضر ہوکے مباحثہ کرین اور حاکم کی نظر مین دونون فریق مساوی
معلوم ہون ایک کو دوسرے پر کسی طرح کی ترجیح اور ہر ایک اپنے
مقابل کے سامنے کسی بات مین عاجز نہ ہے وہ منصب جلیل اور
عہدہ برتر کون ہے **وکالت** ہے (یادش بخیر) یہ منصب بعد
تحقیق شرافت و لیاقت و حفظ قانون کے سرکار سے اون لوگونکو عنایت
ہوتا ہے جو امتحان مین کامل نکلتے ہین پھر اون لوگون کو ایسا اقتدار و اختیار

دیا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ قوانین کی پابندی کے ساتھ قانون اور
معاملات مین مباحثہ کرنے کے مجاز ہوتے ہین اور جب تک اونکی بحث
قانون مین ہو یا واقعات مین تمام نہین ہوتی کوئی حکم مقدمہ کے
ختم ہونے کا نہین دیا جاتا ان حضرات کو آزادی بھی ایسی عنایت ہوئی
ہے کہ جب اونکی خواہش ہو وہ مقدمہ کا مباحثہ اور عدالت کا
حاضر ہونا قبول کرین ورنہ کسی طرح مجبور نہین کیے جا سکتے اعتبار
بھی ایسا کہ بعد داخل ہونے اوس وثیقہ کے جسکو وکالت نامہ کہتے
ہین کل کارروائی مقدمہ کی وکیل ہی سے متعلق ہوجاتی ہی الحاصل منصب دار
اس عہدہ وکالت کے سرکار اور رعایا کے درمیان مین ایک بڑا واسطہ ہے
جنکے سبب سے رعایا کو قوت اور آسودگی حاصل ہے اور سرکار
کو رعایا کی فلاح کے ساتھ انصاف کرنے مین اونکے سبب سے مدد ملتی ہی
فائدہ سواے شرافت اور دیانت کے اس عہدہ کے لیے چار باتین
ضرور چاہیین اول آئین اور قانون کہ اچھی طرح سے یاد ہو دوم
وجاہت ظاہری و باطنی یعنی اپنے تئین نہایت شایستہ اور لباس
دانشمندی سے زرق برق رکھے سوم تحریر یعنے اپنے موکل کا کل مطلب
مدلل و مبراہین بطور مختصر ایسا لکھے کہ طرفثانی کو جواب اوسکا مشکل ہو جاے
چہارم تقریر کہ نہایت شایستگی اور متانت سے ادب کے ساتھ کیجاے

حکومت

اس عہدے کو اچھی طرح سے انجام کرنا وکالت سے زیادہ تر مشکل ہے اگر تمکو حکومت کا منصب حاصل ہو تو تم عدل کرو اور عدل بغیر چار چیزون کے نہین ہوسکتا پہلی دیانت کہ حق اور باطل کے جدا کرنے مین کسی سے کچھہ نقد یا جنس چیلتًا یا صریحًا نہ لو اور نہ کسی کو لینے دو اور معاملات کے انفصال مین کسیکی سعایت یا مروت نکرو دوسرے عفت ہے یعنی اپنے تئین تمام مکروہات اور حرام سے بچاؤ جو کہ موجب تمہاری خفت اور رسوائی کا ہو تیسرے شجاعت ہیکہ سب سے بیخوف ہوکر انصاف کا حکم دو اور اوسمین کچھہ پس و پیش نکرو چوتھے صداقت ہے یعنی ہر حال مین سچ بولو سچ لکھو سچ پڑھو اور وقت کے زمانہ مین اگر کچھہ دروغ مصلحت آمیز کی مشاقی ہوئی ہو تو اوسکو بالکل چھوڑ دو اور ایسے سچے ہو جاؤ کہ اگر اتفاقًا تمسے کوئی غلطی بھی ہوئی ہو تو اوسپر بشرماؤ کسی وقت نفسانیت اور تکبر کو راہ ندو جس شخص مین یہ اوصاف پوری طرح سے موجود ہین وہ البتہ حاکم عادل ہے ورنہ مزدور سے بدتر ہے کہ مزدور کو اپنے کام مین عاقبت کا خوف نہین ہے اور جو حاکم عادل نہین وہ دنیا مین بھی خراب اور اوسکے ساتھہ خدا کا مواخذہ بھی باقی ہے جس سے کسیطرح چھٹکارا نہین ۔

عدل

عدل اور انصاف کرنے مین جسقدر تکلیف ہو گوارا کرو کہ ایک ساعت
عدل کی بہت دنون کی عبادت سے مرتبے مین زیادہ ہے
تاریخ فرشتہ کی جلد اوّل مین مرقوم ہے کہ شہزادہ محمد فتح پسر سلطان
فیروزشاہ باوجود صغرسنی کی تمام لہو ولعب اور لڑکپن کی باتون سے
پرہیز کرتا تھا صبح سے تا دوپہر اور شام سے پہر رات تک لکھنے
پڑھنے مین مصروف اور ہر وقت نہایت تمکین اور وقار سے رہتا تھا
جب کبھی کوئی امر اوسکے سامنے عرض کیا جاتا تو اوسکو اس عمدگی سے
فیصل کرتا کہ لوگونکو حیرت ہو جاتی کیونکہ عمر اوسکی دس برس کی تھی
ایک دن نیند کے غلبے مین مکتب سے اوٹھ کر محل مین جاتا تھا کہ ڈیوڑھی
پر آیا تھا کہ راہ مین ایک عورت ضعیفہ نے سامنے آکر عرض کی
کہ میرا لڑکا اور داماد دونون ستارگانون سے کچھ مال خرید کرکے واسطے
تجارت کے بادشاہ کے لشکر مین لیے جاتے تھے قزاقون نے راہ مین
اسباب چھین لیا اور دونون بحال خراب جب لشکر شاہی مین پہونچے
تو لوگون نے بعلت جاسوسی کے اونکو گرفتار کر لیا اب وہ جیلخانہ مین
قید ہین اس سبب سے جہان میری آنکھون مین سیاہ ہی شہزادے
کو سوز وگداز سے اوس ضعیفہ پر رحم آیا فرمایا اگر تو سچی ہے تو دو گواہ

ضعیفہ غرض لا کہ اس امر کی گواہی دین آپ سے عرض کی کہ گواہ تو بہت ہین
لیکن میرے جانے اور آنے تک دیر بہت ہوگی پھر مین آپ کو
کہان پاؤن گی شہزادے نے ہنسکر کہا کہ مین اسی جگہہ کھڑا ہوا
ہون تو جا اور گواہون کو اپنے لے آ جب وہ گئی تو ملازمین شاہی
نے شہزادے سے عرض کی کہ دھوپ مین کھڑا ہونا مناسب
نہین فلان درخت کے نیچے جو سامنے ہے چلکر توقف فرمایئے
شہزادے نے کہا مینے اوس ضعیفہ سے وعدہ کیا ہے کہ تا آنے تیرے
مین اسی جگہہ کھڑا رہونگا تو اب کیونکر وعدے کے خلاف کرون
غرض شہزادہ برابر دھوپ مین کھڑا رہا یہانتک کہ وہ عورت آئی اور گواہ
بھی اپنے ساتھ لائی گواہون نے شہادت دی بعد ثبوت بیان کے شہزادہ
اوس ضعیفہ کو ہمراہ لیکر باپ کے دربار مین گیا لوگون نے عرض کی کہ
بادشاہ آرام مین ہین شہزادہ دیوانخانہ مین بیٹھا رہا یہانتک کہ بادشاہ
بیدار ہوے شہزادے نے ماجرا اوس عورت مظلومہ کا مع شہادت
گواہان کے بیان کرکے خاوند اور لڑکے کو اوس ضعیفہ کے قید سے
چھوڑا دیا اور بعد اسکے محل مین جاکر دوپہر کا کھانا قریب شام تناول
فرمایا فائدہ اچھون کے اچھے نتیجے ہین

شعر ایات القیط

ہر بات کے واسطے کوئی سبب ضرور ہے آدمی میں جو بری خصلتیں ہو جاتی ہیں اون سے بچے رہو ایک افراط یعنی حد سے بڑھ جانا صفت کا جیسے شجاعت یا سخاوت کہ اصل میں دونون عمدہ صفتیں تھیں لیکن جب شجاعت حد سے زیادہ ہوئی تو تہور اور سخاوت اسراف ہو کر بری خصلتیں ہو گئیں دوسرے تفریط یعنی بالکل گھٹ جانا ایک عمدہ صفت کا یہان تک کہ آدمی اوس صفت سے خالی ہو جاے لیکن چونکہ انسان کا کسی بھلائی یا برائی سے خالی ہونا محال ہے اسلئے ایک کیفیت دوسری اوس بھلائی کی جگہ پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت بری ہے مثلاً وہی شجاعت کہ روی ہوکر جبن اور سخاوت بیکار ہو کر بخل ہو جاتی ہے جیسے اچھا کھانا کہ رکھے رکھے خراب ہو کر بدمزہ ہو جاتا ہے پس معلوم ہوا کہ آدمی مین جو صفت ہے وہ گھٹ بڑھکر برائی ہو جاتی ہے اور اسی طرح سے اعتقادات مین بھی سمجھنا چاہیے پس ہر کام درجۂ اوسط مین ہونا بہتر ہے اس بات کو اچھی طرح سے خیال مین رکھو

صحت جسمانی

آدمی کا تندرست رہنا ایسی نعمت اور دولت ہے جسکا بیان نہین ہو سکتا صحت جسمانی کے لطف کو بیمار سے پوچھنا چاہیے صحت اور حفظ صحت کے بیان مین انشاء اللہ تعالے ایک رسالہ علیحدہ لکھا جاویگا

لیکن کچھہ مختصراسمین بھی لکھا جاتا ہے سمجھہ لو کہ غذا لطیف اور ہلکی کھانا پانی کم پینا چاہیے پینے کی عادت اور نشہ کی ہر چیز سے عداوت رکھنا دنبد پلینا مگدر ہلانا دہوئین غبار اور بد بو سے بچنا خوشبو لگانا بقدر مناسب اور اعتدال کے ساتھہ ہر اعضاے بدن کام محنت کا لینا سر کو ٹھنڈا پیٹ کو صاف پانون کو گرم رکھنا یہ سب امور باعث تندرستی اور حفظ صحت کے ہین شب کو روشنی صاف اور زیادہ عقل کو تیز کرتی ہے اور اندھیرے یا کم روشنی سے عقل کند ہوتی ہے ان باتون پر عمل کرنے سے البتہ آدمی صحیح رہسکتا ہے

کبر نفس

کبر نفس یعنی بزرگی نفس ہے یہ انسان کی عمدہ صفت ہے اور علماے اخلاق نے اسکی بہت تعریف لکھی ہے اس صفت کے کئی خاصئے ہین ایک تو یہ کہ صاحب کبر نفس کا تعظیم طلب نہوگا یعنی اپنی عزت کو لوگونکی تعظیم پر منحصر نہ جانیگا دوسرے یہ کہ خوشامد کرنے والے کی تعریف پر خوش اور نادان کی مذمت کرنے سے غمگین اور غضبناک نہوگا تیسرے یہ کہ طمع یا رعب سے بڑے آدمی کی خوشامد نہ کریگا عماد السعادت تاریخ اودہ مین لکھا ہے کہ نواب قاسم علیخان امیر بنگالہ اپنی لونڈیون اور چھوکرون کو بیگناہ قتل کرتا تھا لوگ خوشامد سے اوسکی تعریف کرتے

ابراہیم علیخان کہ صاحب کبر نفس تھا خاموش رہا اور موقع پاکر منع کرتا آخر بدو لت کبر نفس کے مرتبۂ اعلیٰ کو پہونچا چوتھے یہ کہ صاحب کبر نفس کو بادشاہ یا حاکم وقت کے سامنے رعب نہ آئیگا اور دونوں کو آدمی سمجھکر مطمئن رہیگا تاریخ روضۃ الصفا کی تیسری جلد مین مرقوم ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام سات برس کے تھے ایک روز گلی مین لڑکون کے ساتھ کھیل رہے تھے مامون الرشید بادشاہ وقت گھوڑے پر سوار آ پہونچا سب لڑکے بھاگ گئے لیکن امام محمد تقی علیہ السلام کھڑے رہے بادشاہ نے گھوڑے کو روک کر تعجب سے پوچھا کہ میان لڑکے تم کیون نہین بھاگے اونھون نے فرمایا کہ نہ مین مجرم تھا جو بھاگ جاتا اور نہ تم ظالم ہو کہ تمھاری صورت دیکھکر انسان ضرور ہی بھاگے بادشاہ خوش ہو کر گھوڑے سے اوترا اور آپ کا بلا لگیر ہوا پانچوین یہ کہ صاحب کبر نفس کا راحت مین یا تکلیف مین نشہ کی حالت مین یا درد کی شدت مین حتی الوسع خفیف اور سبک حرکتین نہ کرے **فائدہ** اس عمدہ صفت کا نام ہر جگہ بدل جاتا ہے بلا مین صبر کہلاتا ہے لڑائی مین ثبات معاملہ مین استقلال نشست برخاست مین تمکین اور وقار شدتون مین ضبط لالچ مین خودداری یہ سب اسکے القاب ہین لازم ہے کہ ہمیشہ صاحب کبر نفس ہو لیکن خیال رکھو کہ یہ کبر نفس اپنی حد سے بڑھنے نہ پاے کیونکہ یہ عمدہ صفت حالت

افراط مین عجب اور تکبر ہو جاتی ہے

عجب

عجب اوسے کہتے ہین کہ آدمی اپنے حق مین خلاف واقع اعتقاد کرے
یہ بات آدمی مین کبھی عقل ناقص کی تیزی کے سبب سے کبھی پیدا ہو جاتی
ہے اَلعَقلُ یُنصَفُ الکلامُ مشہور ہے اور آدمی اوسکو کرامت بلکہ
معجزہ سمجھنے لگتا ہے فرعون اسی عجب کے سبب ہلاک ہوا شداد اسی گناہ
سے تہ خاک ہوا خدا ایسی پندار و نخوت سے بچائے

تکبر

تکبر اسکا نام ہے کہ آدمی جان بوجھ کر اپنے تئین بنائے گو وہ بات نہو
لیکن لوگون کو دکھلائے مثلاً جاہلون کے سامنے علم کا دعوی کرنا یا کمزور
پر زبردستی کرکے اپنی قوت کا اظہار کرنا ایسے لوگ اوسی شمار مین ہین
جو ایران کے ظریفون نے کہا ہے کہ پیش منجم طبیب و پیش طبیب منجم و پیش
ہیچ ہر دو و پیش ہر دو ہیچ یہ مختصر حقیقت عجب اور تکبر کی لکھی گئی اور غرور
ان دونون کو شامل ہے

غرور

غرور بہت بری چیز ہے بادشاہون کو شکست دلواتا ہے [illegible]
کی پیٹھ لگاتا ہے طالب علم کو تحقیق کی [illegible]

ہے حاکم کو انصاف سے مالدار کو تواضع سے دیندار کو جنت سے دنیادار
کو فکر عاقبت سے باز رکھتا ہے اور بڑی بڑی مصیبتوں میں پھنساتا ہے
غرور ایک ایسا سخت اور متعدی مرض ہے کہ اکثر انسان اس عارضہ میں
علیل ہیں اور ہوتے ہی جاتے ہیں کوئی مرض ہو بعد تشخیص کے علاج
اوسکا آسان ہوجاتا ہے یہ عجب طرح کی بیماری ہے کہ سب کی تشخیص
میں آتی ہے لیکن علاج اسکا کسیکو نہیں آتا سچ ہے یہ عارضہ کسی غلط سے
نہیں پیدا ہوتا کہ قانون تشخیص کی ضرورت ہو بلکہ اسکے اسباب ہی اور ہیں اور
اسکے علاج کے اور طور ہیں لطف تو یہ ہے کہ غرور کے سبب تو سب اچھے لیکن یہ خود کچھ نہیں

اسباب غرور

اول سبب غرور کا شرافت نسب ہے بیشبہہ عالی نسب ہونا عمدہ بات ہے
اور اسکا اثر بھی لوگوں میں دیکھا جاتا ہے کہ عالی نسب اور شرفا سے اچھے
ہی فعل صادر ہوتے ہیں لیکن جو شخص اپنے نسب پر غرور کرتا ہے وہ گویا
عالی نسبی کی عزت کو برباد کرتا ہے یہ غرور آدمی کے دلمیں اس طرح
مخفی رہتا ہے جیسے آگ پتھر میں اور وقت پر ظاہر ہوجاتا ہے میں یہ
کہتا ہوں کہ آدمی کو اپنی چند پشت تک تو البتہ آگاہی ہوتی ہے اس سے
زیادہ تحقیق دشوار ہوجاتی ہے پھر شیخی محض کرکری ہے اور نسب پر غرور
بیکار ہے فرض کیا کہ کسیکو تحقیق کامل بھی ہو تو بھی غرور بیفائدہ اور اپنے منہ

میان محو بننا ہے اچھا وہ ہے جسے لوگ اچھا کہین اور برا وہ ہے
جو خود اپنے تئین اچھا سمجھے لطیفہ نواب گنج ضلع پورنیہ مین ایک
فقیر محتاج کبھی کبھی آیا کرتا تھا اوسکی تقریر یہ تھی کہ ہمکو خوب دیکھئے ہم سید ہین
اور جیسے ہم سید ہین ایسا سید ہونا مشکل ہے پوچھا کہ بھائی تم کیسے سید ہو
کہ تمسا سید ہونا مشکل ہے جواب دیا کہ جی ہم حضرت آدم کی اولاد ہین
ایسا سید کوئی ہو تو لے جیسے ہم ہین دوسرا سبب غرور کا حکومت ہے
یہ بادل کی سی چھاون ہے کہ ابھی ہے اور ابھی نہین علاوہ اسکے ایک
جہان کا بوجھ اپنی گردن پر لیکر مغرور ہونا نیا لطیفہ ہے اور حکومت پر غرور
کرنا سخت خطا ہے عرب کا قول ہے کہ جو قاضی ہوا وہ گویا بے چھری ذبح ہوا
ہارون الرشید بادشاہ کے پاس ایک عالم گیا بادشاہ نے کہا مجھکو
کوئی نصیحت کیجئے عالم نے کہا آپکو غرور بہت مضر ہے اسکو چھوڑ دیجئے
بادشاہ نے کہا کیا علاج کرون اوسنے کہا کہ اپنے ضعف خلقت کو دیکھئے
پھر غور کیجئے کہ سلطنت کو آپ سے کسطرح کا تعلق ہے آیا وہ تعلق جلد زائل
ہونے والا ہے یا کچھ قوی ہے بادشاہ نے کہا اس سے واضح تر بیان
کیجئے عالم نے کہا آپ فرض کیجئے کہ گرمی کی فصل مین ایک صحرائے بے آب
مین آپ تنہا ہون اور پیاس کی شدت سے زبان ہونٹون پر آجائے
ایسے وقت مین آپ ایک پیالہ پانی کے عوض انتہا درجے کی قیمت کسقدر

دی سکتے ہین بادشاہ نے کہا کہ اوس وقت مین نصف ملک دیگر باقی
نصف پر قناعت کر سکتا ہون عالم نے کہا کہ وہ پانی پیکر آپکو اگر کوئی بیماری
مہلک اوس سے کھڑی ہو اور کوئی طبیب آپ سے بقیہ ملک طلب کرے اور
آپ کو اوسکی دوا پر صحت کا یقین بھی ہو تو اوسوقت آپ جان کا لالچ
کیجیئے گا یا ملک کا بادشاہ نے کہا سچ ہے باوجود اس ضعف خلقت کے
غرور انسان کا محض بےمعنی ہے تیسرا سبب غرور کا علم ہے یہ غرور اگر
بقدر علم و فضل ہے تو اسکو غرور نہین کہتے بلکہ وہ استغنا ہے جو کمال کو
لازم ہے اور اگر مقدار علم سے زیادہ ہے تو وہ جہل مرکب ہی جو سب سے
بری چیز ہے چوتھا سبب غرور کا عبادت ہے اللہ تعالی اس غرور
بےمعنی سے بچائے کہ نیکی برباد گنہ لازم پانچوان سبب غرور کا شہزوری
اور طاقت ہے یہ محض جہالت ہے کیونکہ زور مین انسان سے بیل
زیادہ ہے اگر بڑی طاقت ہوئی تو گویا بیل ہوئے آدمی نہوئے علاوہ
اسکے یہ غرور اگر کشتی کی حالت مین ہے تو محل خوف ہے اور جو اسکے
سوا ہے تو بے محل ہے خصوصًا صاحبان علم و ادب اور تعلیم یافتہ
کے روبرو کہ وہان سوائے شکست امید ظفر نہین چھٹا سبب غرور کا
دولت ہے اسمین اکثر لوگ مبتلا ہین اور بعضے مفت مین بدنام بھی ہو جاتے
ہین بڑی برائی یہ ہے کہ ہر دولتمند مسود خلائق ہوتا ہے لیکن اگر لوگ وسعت

پاس دولت دیکھہ کر حسد کرتے ہین اگر تم مالدار ہو تو کیا ضرور ہے کہ حاسدون کو سواے حسد کے دوسرا رنج بھی دو اور عقلمندون کے شمار سے خارج کئے جاؤ —

علاج غرور

سمجھہ لینا غرور کی ماہیت کا عین علاج ہے زیادہ عمل کی احتیاج نہین لازم ہے کہ غرور کی حقیقت بخوبی سمجھہ لو اور یاد رکھو کہ مرنیکے سے پہلے کوئی شخص اپنے تئین اچھا اور خوش نہین کہہ سکتا نقل تاریخ یونان کی جلد دوم مین مرقوم ہے کہ زمانہ سابق مین ایک بادشاہ تھا ایک مملکت یونان اور بہت سی اقلیمین اوسکے قبضہ مین تھین اس عظمت اور شوکت پر اوسکو غرور ہوا ایک روز اوسنے دربار عام کیا تمام علما اور فضلا کو طلب کر کے آپ بڑی شان و شوکت سے تخت پر بیٹھا اور سب حاضرین دربار سے مخاطب ہو کر کہا کہ آج جس شان اور عظمت کا مین بادشاہ ہون اور جو خوشی دنیا مین مجھکو حاصل ہے مین سمجھتا ہون کہ دنیا مین کسیکو نہو گی سب حاضرین دربار نے بادشاہ کے قول کی تصدیق کی لیکن حکیم سولون کہ اوسوقت حاضر تھا خاموش رہا بادشاہ کہ سولون کو دوست رکھتا تھا اوسکے سکوت سے متعجب ہوا آخر بادشاہ نے حکیم سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ تم اس سوال کے جواب مین

کچھ نہ بولے شاید تمھارے خیال مین کوئی اور بادشاہ مجھ سے بڑا ہے
اگر ہو تو بیان کرو سولون نے پھر کچھ جواب ندیا اور وہان سے اوٹھ
جانے کا قصد کیا بادشاہ نے روکا اور باصرار تمام اپنے سوال کا
جواب چاہا آخر سولون نے کہا کہ اے بادشاہ اگر ہم سے پوچھتا ہے
تو ہمارا یہ قول ہے کہ (مرنے کے پہلے کوئی آدمی اپنے کو اچھا اور خوش
نہین کہہ سکتا) یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا اور پھر کبھی وہان نہ گیا
دربار کے لوگون مین سے کسی نے اوسکی بات کا خیال نہ کیا اور بادشاہ
کو غرور کے سبب اسقدر کہان دماغ تھا جو ایسے عمدہ اور پرتاثیر کلام
سے متاثر ہوتا آخر اوس غرور نے یہ رنگ دکھایا کہ بادشاہ کو عیش
مین پھنسایا فوج کم ہوتی گئی رعیت پر ظلم ہونے لگے کل انتظام درہم
برہم ہوگیا شاہ اندلس نے چڑہائی کرکے ملک کو فتح کیا۔ اور
شاہ یونان کو قید کر لیا بعد انتظام مملکت حسب دستور اوسوقت
کے شہنشاہ مغرور کو واسطے پھانسی کے میدان مین لائے دونون
سلطنت کے ارکان دولت جمع ہوے اور اس سانحہ جانکاہ اور ماجرای
عبرت خیز کا تماشا دیکھنے لگے جب بادشاہ کو پھانسی کے قریب لیگئے
اور حکم جرم چھا نیکا دیا اوسوقت شاہ یونان آبدیدہ ہوا اور نہایت
غمگین آواز سے اپنے آسمانکی طرف دیکھ کر کہا (سولون سولون)

سب حاضرین کو خصوصاً شاہ اندلس کو بہت تعجب ہوا کہ آخر وقت
مین بادشاہ نے نہ کچھہ وصیت کی نہ اپنے معبود یاد کیا یہ دو مرتبہ
سولون سولون کیا کہا غرض بادشاہ نے شاہ یونان سے حقیقت
اسکی پوچھی شاہ نے پہلے انکار کیا آخر اوسکے اصرار سے ماجرا ے
گذشتہ یعنے اپنا کبر و غرور اور دربار مین سب سے اپنی عظمت اور
خوشی کا اقرار کرانا حاضرین کا متفق اللفظ ہوکر اوسکی بات کی تصدیق
کرنا اور سولون حکیم کا وہ فقرہ کہکر دربار سے اوٹھہ جانا سب بیان کیا
اور کہا سچ ہے کہ مرنے کے پہلے کوئی شخص اپنے تئین اچھا اور
خوش نہین کہہ سکتا بادشاہ کی اس حکایت کے سننے سے عجب حالت
ہوئی شاہ یونان کو گلے لگا کر خوب رویا پھر اونکی جان بخشی کرکے
خلعت گران سے سرفراز فرمایا اور اپنا وزیر اعظم مقرر کیا - دیکھو
سولون کیا حکیم تھا کہ جسکے قول نے ایک بادشاہ کا اخلاق درست
کیا اور دوسری بادشاہ کی جان بچائی آدمی کو چاہیے کہ اس قول کو یاد رکھے

سرِ عام مین خاص ہے

اسکے معنی یہ ہین کہ کسیکو بچشم حقارت نہ دیکھو سب سے عجز
و انکسار کے ساتھہ پیش آؤ اسی کا نام تواضع ہے برخلاف اسکے
تکبر اور غرور ہے کہ باعث شرمندگی اور موجب خفت عظیم کا ہو جاتا ہے

نقل تاریخ خلفاے عباسی مین لکھا ہے کہ عہد خلافت مطیع اللہ
ابو القاسم فضیل بن مقتدر مین ابو نصر بن عرفان فارابی معلم ثانی
ایک حکیم تھا کہ ہمیشہ ترکون کے لباس مین رہتا تھا اتفاقا
وہ حکیم ایک روز امیر سیف الدولہ کی مجلس مین وارد ہوا اوسوقت
حکما اور علما کا مجمع تھا یہ حکیم وہان دیر تک کھڑا رہا لیکن کسی نے
اوسکو نہ پوچھا آخر سیف الدولہ کو ایک اجنبی کا کھڑا رہنا مجلس مین
برا معلوم ہوا حکیم سے کہا کہ بیٹھو حکیم نے کہا جہان مین ہون یا
جہان تو ہے سیف الدولہ نے طنز سے کہا کہ جہان مین ہون
ابو نصر سب کو نانگھکر سیف الدولہ کے قریب پہونچا اور اوسکو
اوٹھا کر اوسکی جگہہ پر بیٹھ گیا سیف الدولہ نے اپنے نوکرون سے
اپنی خاص زبان مین جسکو سواے اوسکے اور اوسکے نوکرون کے
اور کوئی نہین جانتا تھا کہا کہ اس شخص نے بڑی بے ادبی اور گستاخی
کی ہے مین اس سے علم مین پوچھونگا اگر جواب نہ دے سکا تو بڑی
سزا دونگا ابو نصر نے اوسی زبان مین جواب دیا کہ اے امیر صبر کر
باتین سب پیچھے ہین سیف الدولہ نے کہا تو اس زبان کو جانتا ہے
اوسنے کہا مین ستر زبانون سے زیادہ جانتا ہون بعد اسکے علما
وحکما سے بحث شروع ہوئی ابو نصر نے اونکی غلطیان اور خطائین

یکٹر ہین یہانتک کہ سب چپ ہوگئے اور ابونصر کے علم کا دریا موج زن ہا اور رموز
علم و حکمت کا بیان کرتا تھا اور علما اوسکے کلام کو لکھتے جاتے تھے بعد اسکے سیف الدولہ
نے سبکو رخصت کیا اور ابونصر کے ساتھ خلوت مین رہا پھر امیر نے دست بستہ
عرض کی کہ کچھ کھائیے گا کہا نہین پوچھا کچھ پیجیے گا کہا نہین پوچھا کچھ گانا بجانا
سنیے گا کہا ہان سیف الدولہ نے سب گانے بجانیوالے اوستادونکو طلب کیا اور گانا
بجانا شروع ہوا ابونصر نے علم موسیقی مین بھی سب استادونکی خطاؤنکو گرفت کیا
سیف الدولہ نے کہا آپ اس صنعت کو بھی جانتے ہین کہا ہان جانتا ہون پھر
ایک تھیلی اپنی کمر سے کھولکر کچھ لکڑیان اوسمین سے نکالین اور اون لکڑیونکو ترکیب
دیکر بجایا جتنے لوگ مجلس مین تھے سب ہنسنے لگے پھر اونکو دوسری ترکیب سے بجایا
سب رونے لگے پھر اون لکڑیونکو تیسری ترکیب سے بجایا سب بیہوش ہوکر سوگئے
ابونصر سبکو سوتا چھوڑکر وہان سے روانہ ہوا لکھا ہے قانون جو ایک ساز کا نام ہے
وہ اسی ابونصر کی ایجاد ہے ؛

حکمت

ہمت سے علم علم سے عقل عقل سے حکمت حکمت سے عمل عمل سے خلق خلق سے
نیکی نیکی سے سعادت ہے جو اصل مقصود آدمی کی پیدائش سے ہے لیکن یہ سب خدا کی
عنایت اور اوسکے فضل پر موقوف ہے جسکو چاہے اس دولت سے فیض یاب کرے اور جسکو
چاہے محروم رکھے تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یونان کی سرزمین کو اللہ تعالی

زیہ تاثیر دی تھی کہ جو وہان پیدا ہوا حکیم ہوا چنانچہ بڑے بڑے نامی اور فلسفی
حکیم وہان گذرے ہین جنکے احوال کو اس مختصر مین لکھنا باعث طوالت ہے
اونمین فیثاغورث - افلاطون الہی سوکن یا سولون ہرمز نائلی بلینیس اطونیس
مانالاوس ارشمیدوش وغیرہ یہ سب بڑے نامی مہندس اور فلسفی تھے لقمان بقراط
ارسطاطالیس ابونصر فارابی بوعلی سینا یہ سب شاعر مورخ منجم اور طبیب تھے جنکی علوم
آجتک پڑھی اور پڑھائی جاتے ہین جن لوگونکو حکمت حاصل ہوئی انھین حکماکی
کتابونسے حاصل ہوئی اور جتنی علوم کہ اخذ کئے گئے انھین لوگون کی تصنیفات
سے لیے گئے اس زمانہ مین علم حکمت کو جیسا کہ حکماے فرنگ نے رواج دیا
اور جیسا ان لوگون نے اس علم سے نفع اوٹھایا ایسا دوسری قوم کو نصیب
نہین ہوا مثل مشہور ہے کہ خدا نے حکمت عرب کی زبان مین اہل چین کی ہاتھ مین اور اہل فرنگ
کی دماغ مین دی ہے فی الحقیقۃ ایسا ہی ہے لیکن اگر انصاف سے دیکھو تو دانایان
فرنگ کی عقل وحکمت نے اہل چین کی دستکاریون کو بیکار کر دیا اور سب
سے ہر بات مین بڑھ گئے + ابلونیس حکیم نے دریای نیل کی ایک گھاٹی مین
پل بنایا تھا جو اوسکے عقل وحکمت کی بہت اچھی نشانیون مین سے تھا دانایان
فرنگ نے ہزار پل ایسے ایسے نادر اور عمدہ بنائے ہین کہ اگر وہ حکیم اسوقت ہوتا
تو ان لوگونکی شاگردی قبول کرتا + عبد الرحمن داخل ایک بڑا ریاضی دان اور فلسفی تھا
اوسنے شہر طلیطلہ مین اندلس کے قریب بحر اعظم کے کنارے ایک مکان بنایا تھا اور وہ

مین دو ظرف حکمت سے رکھے تھے پھر اون دونون ظرفونکو سات حصہ پر تقسیم
کیا تھا اس حساب سے کہ چاندرات سے ہر رات کو ساتوین حصہ کا پانی چوتھائی
ہر ایک ظرف مین بھر جاتا تھا اور اوسی قدر دنکو تو رات دن مین ہر ظرف مین
ساتوین حصہ کا آدھا پانی بھر جاتا اسی طرح سے چودہ دن مین وہ دونون ظرف
بھر جاتے پھر پندرھوین شب سے اوسی طرح پانی کم ہونا شروع ہوتا اور
اٹھائیسوین تاریخ تک وہ دونون ظرف بالکل خالی ہوجاتے اور جب اون ظرفون مین
پانی کم رہتا یا کچھ نرہتا تو اگر کوئی چاہتا کہ اوسکو بھر دے تو ایسی حالت مین
وہ ظرف زیادہ پانی کو نگل جاتا اور جتنا پانی اوسمین پہلے تھا اوتنا ہی رہ جاتا
یا جب اوسمین پانی رہتا اور کوئی چاہتا کہ اوسکا پانی خالی کر دے تو پھر اوسیوقت
اوسمین اوتنا ہی پانی بھر جاتا کہ جتنا پہلے تھا البتہ یہ صنعت بہت بڑی صنعت
ہے لیکن فرنگستان کے عاقلون نے بھی وہ وہ چیزین نکالی ہین کہ جنکو دیکھنے
سے آدمی کو حیرت ہوتی ہے ازانجملہ گیاس کی روشنی ہے جو تمام محلے مین روشن
ہوا کرتی ہے اور جس سے فائدہ کثیر ہے گیاس مین ہوا اور دھوین کو ملا کر صاف
کیا ہے ہوا مین جو اوکسیجن اور ہیڈروجن ہے جسکو تم آگے پڑھوگے اوسمین سے
ہیڈروجن کے زور کو زیادہ رکھا ہے اور حقیقت اوسکی یون ہے کہ ایک خانہ
بنایا ہے جہان پتھر کا کویلہ اور لکڑی وغیرہ جلائی جاتی ہے اور جہان روشنی ہوتی ہے وہان تک
لوہے کی نلین مین کا اندر سے دوڑائے ہین اور اوس آگ سے جو دھوان نکلتا ہے اوس دھوین

کل کے زور سے نلون مین پہونچایا ہے اون نلون کے ذریعہ سے وہ دہوان
ہر ایک لالٹین یا لیمپ کے نلے مین بھر رہتا ہے اور اوس دہوئین کو ایسا صاف
کیا ہے کہ بسبب زیادہ لطیف ہونیکے ہیڈرجن کی قوت سے ذراسی آگ
دکھلانیسے مشعل کیطرح روشن ہوجاتا ہے اور جبتک وہ دہوان اوس لیمپ کے نلے
مین پہونچا کرتا ہے جبتک وہ روشنی قائم رہتی ہے اور اوس دہوئین کے منفذ
کو بند کر دینے سے روشنی گل ہوجاتی زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ جہان
اسکا خزانہ ہے وہان گھڑی کے طور کا ایک شیشہ لگا یا ہے اور اوسکی سوئی اوس
دہوئین کے زور سے حرکت کرتی ہے پس اوس حرکت سے یہ بات دریافت
ہوتی ہے کہ کس لالٹین یا کس لیمپ مین کس مقام پر کتنا گیاس جلا یعنی وہ گیاس
لوگون کے گھر اور کوٹھیون مین بھی اوترا ہوا ہے کہ اوسکے سبب سے اون گھرون کے
لیمپ اور لالٹینون مین روشنی رہتی ہے اور صاحب مکان کو بطور ماہواری کے
اوسکی قیمت اس شرط سے دینی ہوتی ہے کہ ہم دو گھنٹے یا چار گھنٹے یا رات بھر
گیاس جلائینگے پھر اگر اوس وعدہ کے خلاف کسی شب کو گیاس زیادہ روشن
رکھین گے تو اوس شخص کو جو گیاس کے شیشہ کو دیکھکر حساب کرتا ہے
صاف معلوم ہوجائیگا کہ فلان صاحب نے معمول سے اتنا گیاس زیادہ جلایا پس وہ
بعد تمام ہونے مہینے کے اوسقدر قیمت زیادہ لیتا ہے سوچنے سے یہ بات معلوم ہوگی
کہ یہ حکمت اولن بانیکے ظرف کسی طرح کم نہین ہے بلکہ کچھ زیادہ ہے کیونکہ وہ تماشا

فقط دیکھنے کا تھا اور یہ ایسی حکمت ہے کہ جس سے لوگونکو منفعت کثیر ہے
مین نے لکھنؤ مین راجہ نواب علی تعلقدار کی کوٹھی مین انگلنڈ کی بنی
ہوئی ایک گھڑی دیکھی کہ وہ گھڑی پل اور منٹ اور گھنٹہ اور ہفتے کے دن انگریزی
مہینون کی تاریخ اور چاند کی تاریخ چاند کی ہیئت اور چاند گہن بتلاتی تھی
علاوہ اسکے ایک اور گھڑی کلکتہ مین دیکھی جسکے اوپر ایک شیشہ ہے اور
شیشہ کے اندر وہ گھڑی جب گھڑی مین کنجی دیجاتی ہے تو گھڑی سے شیشے مین ایک
چڑیا نکل آتی ہے اور اوس درخت پر بیٹھتی ہے جو شیشے کے اندر بنا ہوا ہے دُم اور
بازو ہلا کر آواز بھی کرتی ہے اور پھر بعد چند منٹ کے اندر چلی جاتی ہے اسیطرح
سے بہت سی صنعتین ان لوگونکی ہین کہ جسکی تصریح کے لیے ایک دفتر چاہیے
مختصر یہ ہے کہ اب دانایان فرنگ سے بڑھکر کوئی حکیم نہین ہے جسکو حکمت سیکھنی
ہو ان لوگون سے سیکھے فائدہ اگلے زمانے مین بھی ایسے ایسے لوگ ہوتے تھے
جنکے حالات کو کتابون مین دیکھنے سے اونکی باتونکا دل پر بڑا اثر ہوتا ہے
اور اون باتون پر عمل کرنے سے آدمی کا اخلاق درست ہو جاتا ہے اصل یہ ہے
کہ اچھی خصلت مردونکی زیب و زینت ہے اور خوبصورتی آدمی کی اوسکے بہتر
اخلاق اور عمدہ کلام مین ہے جو لوگ اچھی خصلت رکھتے ہین وہ کسی حالت مین
کسی کے ساتھ برائی نہین کرتے بلکہ برائی کا خیال بھی دل مین نہین لاتے ہمیشہ عقل
سے کام لیتے ہین اور کبھی دھوکا نہین پاتے نقل تاریخ خلفاے عباسی مین

ہے کہ ابوزید حنین بن اسحاق عبادی طبیب خلیفہ متوکل کا ملازم تھا
خلیفہ حنین سے بدگمان ہوا کہ شاید بادشاہ روم سے ملا ہوا ہو اور مجھے
ہلاک کرے یہ سوچکر حنین کو طلب کیا اور آزمایش کے لیئے کہا کہ ایسی ایک دوا
بناؤ کہ مین جس دشمن کو چاہون آسانی سے مار ڈالون اور کسی پر یہ بات ظاہر ہو
پچاس ہزار اشرفی کی جاگیر کا فرمان جو پہلے سے لکھا ہوا تھا اوسکے
آگے رکھدیا حنین نے عرض کی مین سوائے نافع دواؤن کے مضر دواؤنکو نہین جانتا
بادشاہ نے حنین کو قید کیا اور ہر وقت اوسکے احوال کی جستجو کرتا تھا حنین
قیدخانہ مین بیٹھا کتابین تصنیف کرتا اور اوسکو اپنے قید ہونے کی کچھ پرواہ
نہ تھی بعد ایک برس کے بادشاہ نے اوسے قیدخانے مین بلایا اور جلاد
کو حاضر کیا پھر جاگیر کا فرمان اور خلعت کی کشتیان بھی سامنے رکھین اور
فرمایا کہ اگر میری مرضی کے موافق دواے مہلک نہ بناویگا تو تجھے ابھی قتل
کرونگا اور اگر بنائے گا تو یہ سب مال تجھے دونگا حنین نے عرض کی
کہ مین تو پہلے ہی گذارش کر چکا ہون کہ سوای نافع دواؤن کے مضر
دواؤنکو نہین جانتا اگر خلیفہ فرمائے تو جاؤن اور انگلستان سے سیکھ آؤن
بادشاہ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ تو خاطر جمع رکھ مین تیرا امتحان کرتا تھا
مین تو بادشاہون کے مکر سے امین نہین ہون حنین نے زمین کو بوسہ دیا
اور شکر کیا بادشاہ نے پوچھا کہ کیون تو نے اوسکو بنانیسے انکار کیا حنین نے

عوض کی کہ دین اور قناعت کے سبب کیونکہ دین مین ہے کہ ہم اپنے دشمن
کے ساتھہ نیکی کرین تو دوستون کے ساتھہ کیونکر نیکی نکرینگے اور قناعت ہمکو
منع کرتی ہے کہ اپنا ہم جنس کو ضرر پہونچاوین اسلیئے کہ وہ صنعت نفع
کیواسطے ہے اور طبیبون پر قسم ہے کہ کسی کو دوائے مضر نا دین اسلیئے کہ خدا
واسطے آپسمین عہد مضبوط ہے

اقوال حکما

لارڈ واجر بیکن بڑا فلسفی اور اول حکیم دانایان فرنگ مین گذرا ہے جیسے سنہ [illegible] ہجری
مطابق سنہ ۱۲۱۴ع مین اکثر علوم حکمت کو عرب کی کتابون سے ترجمہ کیا اور علم ہیئت
وطب وکیمیا مین بہت کچھہ ترقی دی دستکاری مین نئی نئی باتین نکالین شیشہ
دوربین اسی حکیم کی ایجاد ہے اسکا قول تھا کہ ایسی اکسیر ممکن ہے جس سے آدمی کی زندگی
بڑھہ سکے یہ لارڈ بیکن بڑا حکیم تھا بہت کتابین حکمت کی اسنے تصنیف کی ہین
یہی بیکن اپنی ایک تصنیف مین سنکا کے قول کو جو زمانہ سابق مین ایک بڑا
فلاسفی گذرا ہے یون لکھتا ہے سنکا جو باتین کہ دولت سے حاصل ہوتی ہین
انسے تمنا اور حرص زیادہ ہوتی ہین اور جو خوبیان کہ فقر اور آزادی مین پیدا ہوتی
ہین وہ البتہ تعریف کے لائق ہین کیونکہ معجزات انبیا علیہم السلام کے تصرف اکثر حالت
فقر اور تجرید مین اکثر دیکھا گیا ہے لارڈ بیکن کہتا ہے کہ سنکا کا یہ قول بہت سی
خوبیون پر دلالت کرتا ہے اور خدا ناپرست سے ایسے قول کا صادر ہونا بہت تعجب کی بات ہے

اسکا بزرگ ہونا ہے کہ باوجود ضعف خلقت فطرت انسانی کے استقلال
خدائی کا رکھتا ہو بیکن لکھتا ہے کہ یہ بلند پروازیان اسکی خیال کرنے کے قابل
ہین اور اکثر علمائی دین کے قول کے موافق ہین اگر غور کیا جاے تو یہ قول اسکا
حق سے قریب اور اوسکی قدرت کا ظاہر کرنیوالا ہے یہ بات اوسی کے
مشابہ ہے کہ زمانہ سلف مین ہرکیولز اپنی حکمت اور استقلال سے ایک مٹی
کے پیالے پر دریاے اعظم کے پار گیا پس اگر انسان بہ سبب مدد اور مضبوطی
اپنے دینی عقیدے کے دریاے بیکنار دنیا کو کہ تلاطم امواج اختلاف سے بھرا ہوا ہے
اس ٹوٹی ہوئی کشتی یعنی جسم خاکی کے ذریعے سے طے کرکے اپنے تئین سلامتی
کے کنارے پر پہونچا دے تو دور نہین ہے لارڈ بیکن پھر اسی کے بعد لکھتا ہے
کہ شکر و نعمت مین اعتدال اور تکلیف مین استقلال لایق تعریف کے ہے اور مصیبت
مین ضبط کرنا بڑی مردانگی ہے دولت کے ساتھ خوف اور پریشانیان ہین اور رنج
و تجربہ مین امید اور طمانینت ہے آدمی کے وصف مثل عود و مشک کے ہین
کہ جب تک نہ جلاوین اور نہ گھسین خوشبو نہین دیتے ارسطاطالیس کا
قول ہے کہ دنیا کی محبت انسان کو آیندہ فائدون سے محروم رکھتی ہے
جو نصیحت نہین سنتا ملامت سنتا ہے قاسعی ایک حکیم کا نام ہے اوسکا
یہ کلام ہے کہ راز اپنا دوست سے نہ کہو کہ مبادا دشمن ہو جاے اور دشمن
کو قصداً ایذا نہ پہونچاو کہ شاید دوست ہو جاے دشمن ضعیف تابعداری کرتا ہے

اور دوستی دکھلاتا ہے کہ دشمن قوی ہو لیکن جب دوستی دوستونکی لائق اعتماد نہین
ہی تو دوستی دشمن کی کب قابل اعتبار ہی اب حکما کی قول بالاجمال لکھتا ہون جو نہایت
مفید اور عمل کرنیکے لائق ہین یاد رکھو کہ دنیا کی دوستی جھوٹی ہی بلکہ اپنی نفس کے ساتھ
دشمنی ہی عاقل کو کبھی پشیمانی نہین ہوتی جاہل مغموم اور بیمار کی عقل معتبر نہین جھوٹا کبھی
سچ نہین بولتا بزرگ وہ ہی جو عاقل ہے اور تونگر وہ ہی جو بےجا جدل ہی ریاست کو
سیاست سے بقا ہی اور دولت کو بقا ہے عدالت سے رعیت ضعیف پر لازم ہی
کہ دشمن قوی کا سامنا نہو ظلم کا انجام ہلاکت ہے اور کم سوچنے والے کو ندامت ہے
اصلاح کرنا طبیعت کی بڑی ریاضت اور عمدہ خصلت ہی جو شخص لوگونکی برائی تلاش
اونکو رسوا کرتا ہی اور اپنے تئین بے اعتماد اور سب سے زیادہ تو سولون کا قول ہے
(کہ مرنے کے پہلے کوئی شخص اپنے تئین اچھا اور خوش نہین کہہ سکتا)

خاتمہ

خدا کا شکر ہی کہ حصۂ اول تہذیب النفوس کا تمام ہوا اسمین باتین بہت عمدہ
لکھی گئی ہے پڑھنے والے اور دیکھنے والے بعد بیان کی سہولیت اور اثبات مطلب اسمین
پائینگے وہ بڑی بڑی کتابون مین نہین پائینگے دوسرا حصہ اسکا انشاءاللہ تعالیٰ اس سے اچھا لکھا
جائیگا مطلب زیادہ ہونگی اور جا بجا مفید اشعار بھی تحریر کیے جائینگے اگر یہ کتاب اسکول مین پڑھائی
جائیگی تو یقین ہے کہ اسکے پڑھنے سے لڑکون کو اخلاق کی تعلیم بہت اچھی طرح ہو گی اور
بہت سی باتین اونکو ذہن مین شمعین آئی پائینگی زیادہ تر خوشی کی یہ بات ہی کہ یہ کتاب عہد حکومت مین

تاریخ ہجری اُسکی کلک سحر نے ناگہہ لکھی زروے بہجت سوداے آخرت ہی
سنہ ۱۲۹۹ ہجری

نتیجہ فکر مخزن علم و ہنر جناب عبد الرزاق صاحب افقر تخلص متوطن بنگلور تلمیذ مصنف

کیا جو حضرت راسخ نے حسن کوشش سے
دلا تمام سراپا بفضل ربِّ مجید

فسردہ خاطرِ حاسد ہموم غم سے ہوئی
ہوا محبوں کا از بسکہ سبز نخل امید

ہیں خندہ زن گل مضمون اسمیں گونا گون
بجا ہی اسکو کہیں رشک گلشن جاوید

دکھائے جلوہ معنی ہیں وہ سراپا ہین
نہیں بعید کہیں اسکو گر نہ و ید و شنید

بھلا کلام مصنف کے کیا لکھوں اوصاف
نہیں تمیز مجھے یہ ہیں کیا سیاہ و سفید

رکھا ہیں فکر کے زانو پہ سر کو اے افقر
ہوئی جو جستجو مجھکو براے سال سعید

کہا سروش نے ناگاہ دور چشم بد
کلام راسخ سنجیدہ بیان ہی قابل دید
سنہ ۱۲۹۹ ہجری

نتیجہ فکر شاعر ذکاوت مظہر جناب محمد عبد الرحمان صاحب تخلص بہ کاشف تلمیذ رشید جناب کمالات انتساب حضرت سید شاہ علی پیران صاحب قادری تخلص کاشف متوطن ترچناپلی

راسخ از فضل الٰہی بنوشت
چون سراپاے رسول اکرم

بہر تاریخ دل گفت سخن
گلشن بہجت شاہ عالم
سنہ ۱۲۹۹ ہجری

تقریظ نتیجہ کلک فصاحت سلک فاضل یکتا عالم بے ہمتا جناب مولوی شاہ محمد حسین صاحب تخلص رخشان متوطن ترچناپلی

الحمد للہ والمنہ در ین ایام مسرت سرانجام و آوان بشاشت انضمام نسخہ سراپاے سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین محبوب مالک یوم الدین۔ جلوہ افروز اورنگ نبوت روشنگر رنگ خشونت۔ صاحب التاج واللوا۔ شافع روز جزا۔ قاسم النعیم والجحیم۔ حامی یوم ہم۔ مقرب بارگاہ

حضرت کبریا - بلبل بوستان مازاغ البصر وما طغیٰ - نیر اعظم سپہر سروری - قمر لامع آسمان پیغمبری - شمع محفل انبیا - مقدمۃ الجیش اصفیا - باعث ایجاد عالم و عالمیان سبب تکوین کون و مکان - معدن عواطف - منبع عوارف - مورد انوار الٰہی - قسّام نعم نامتناہی - نبی کریم - رسول معظم - سرور کائنات مفخر موجودات - احمد مجتبیٰ - محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام - الی یوم القیام سن طبعزاد - ناظم عذوبت مقال - شاعر نازک خیال سخنور فصیح اللسان - زبان آور بدیع البیان - بلند فطرت - عالی طبیعت - صاحب فکر شامخ اعنی جناب محمد عبد الرزاق صاحب متخلص براسخ تلمیذ عالم اجل فاضل بے بدل - ناصر شریعت غرا - حامی ملت بیضا - جامع منقول و معقول - حاوی فروع و اصول - حضرت استاد و استاذنا مولانا مولوی مفتی سید غلام رسول صاحب نور اللہ مرقدہ و جعل الجنۃ مثواہ کہ نظم زیبائیش قابل دیدست و سخن حلاوت افزایش لائق شنید رنگینی الفاظش رنگ گل تازہ میشکند - ارباب نظر را نظارۂ عرائس مضامینش لطف بے اندازہ می بخشد - شنوا بدمطالب لپذیرش باعث انحظاظ برنا و پیرست - مقاصد معانی دلپذیر سبب کشش دلہاے محبت تخمیر - ہر کہ بنظر فقیر در آمد بحسن سعیش از تہ دل ثنا بر آمد - آفرین باد برین ہمت مردانہ او - جزاہ اللہ عنی و عن سائر المسلمین و ادخلہ فی زمرۃ مداح سید المرسلین آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

ہزاران ہزار شکر ہے درگاہ مین خداوند کون و مکان کی کہ ان دنون مین رسالۂ سراپا برکت جسکی مواظبت موجب فلاح مومنین ہے مسمی بہ سراپاے سید المرسلین جسکو کمال خوبی و عمدگی سے والہ جمال محمدی شیفتۂ حسن احمدی مداح فخر انبیا مقبول آفاق مولوی محمد عبد الرزاق متخلص راسخ نے موزون فرمایا ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۲ع مطابق ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۰ ہجری بمقام لکھنؤ بار اوّل مطبع نامی منشی نولکشور مین مطبوع ہوا جناب احدیت مقبول و محبوب عالم فرماوے